بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درود و سلام

اور

اذان

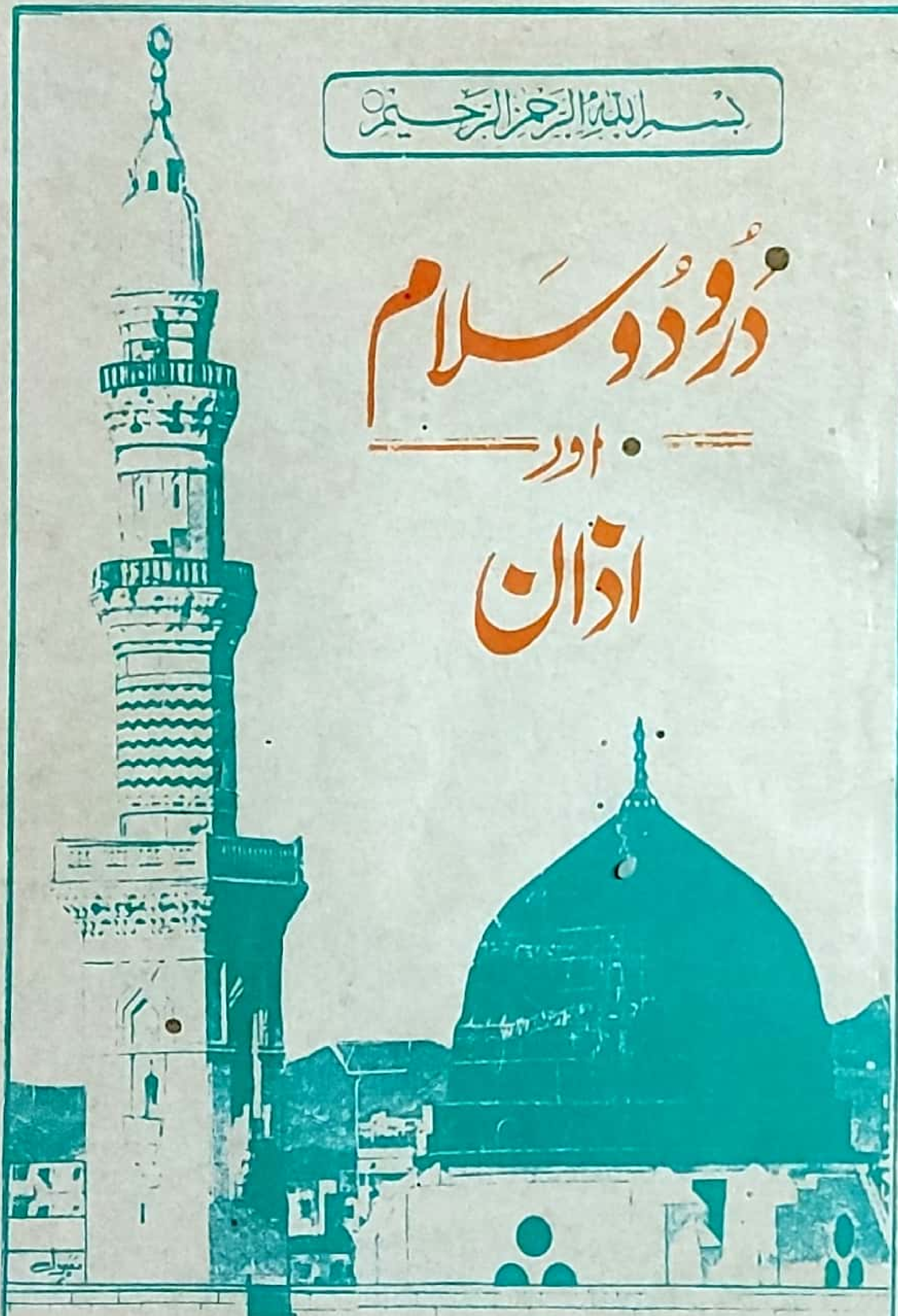

مولانا الحاج محمد جعفر ضیا القادری

محمود شہید روڈ غلہ منڈی شاہدرہ اسٹیشن لاہو

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ____ درود و سلام اور اذان

مصنف ____ محمد جعفر ضیاء القادری فاضل دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور اوکاڑہ

معاون خصوصی: مولانا حافظ محمد ارشد رضوی ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ انوار العلوم صابر ٹاؤن محمود شہید روڈ شاہدرہ لاہور فون: ۷۹۲۳۳۹۶

صفحات ____ ١١٢

کیلی گرافر: حافظ عبدالرؤف محلہ سیف حبیب ٹاؤن شاہدرہ اسٹیشن لاہور

تعداد ____ گیارہ سو

طباعت ____

ھدیہ ____ 30

ناشر: ثناخوان مصطفےٰ صاحبزادہ محمد حامد رضا قادری اینڈ برادرز فون: ۷۹۳۱۸۰۸

ملنے کے پتے

(١) مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ دوکان نمبر ۴ شاہدرہ اسٹیشن لاہور

(٢) قادری کتب خانہ ہیں بازار داتا گنج بخش لاہور

(٣) اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور، مکتبہ اشرفیہ مریدکے، شیخوپورہ

گنج بخش روڈ کے پتے

(١) مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز (٢) مکتبہ نور القمر بک کارپوریشن (٣) مکتبہ حامدیہ (۴) مکتبہ رضوان (۵) مکتبہ نور رضویہ (٦) مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ (۷) کتب خانہ امام احمد رضا کلب روڈ وہاڑی (۸) الحاج قاری غلام عباس نقشبندی خطیب جامع مسجد موتی نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ (۹) مکتبہ نوریہ قادریہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرف انتساب

بصد ادب و احترام امیر المؤمنین، غیظ المنافقین امام المجاہدین خلیفہ دوئم حضرت سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام

بتوسّط

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت مجدد دین وملت علامہ حافظ الشاہ احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ

ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

محمد جعفر ضیاء القادری شاہدرہ لاہور

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاکَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ کَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَ

آپ اگر نہ ہوتے تو پھر کوئی شخص ہرگز پیدا نہ کیا جاتا۔ اور اگر آپ مقصود نہ ہوتے تو یہ مخلوق پیدا نہ ہوتی

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْکَ وَلَمْ یَکُنْ لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْاَنَامِ سِوَاکَ

میں آپ کے جود وکرم کا دل سے طلب گار ہوں کہ اس جہاں میں ابوحنیفہ کیلئے آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا عَلَمَ الْھُدٰی مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ اِلٰی مَثْوَاکَ

اے ہدایت کے علم سربلند مشتاق زیارت کے شوق بے حد کے مطابق قیامت تک اللہ کا درود وسلام آپ پر نازل ہوتا رہے

سیدنا محی الدین غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

چوں ذرہ ذرہ شود ایں تنم بہ خاک ۔ تو بشنوی صلوات از جمیع ذراتم

قبر میں میرے جسم کا اگر ریزہ ریزہ ہو جائے۔ تب بھی آپ میرے جسم کے تمام ذروں سے درود وسلام کی آواز سنیں گے۔

سلام گویم وصلوات بر تو ہر نفسے ۔ قبول کن بہ کرم ایں سلام وصلواتم

میرا ہر سانس آپ پر درود وسلام پڑھتا ہے۔ آپ اپنے کرم سے اس درود وسلام کو قبول فرمالیں

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی ثم دہلوی رحمہ اللہ تعالےٰ۔

صبا بسوئے مدینہ رو کن ازیں دعا گو سلام برخواں

بگرد شاہ مدینہ گردو بصد تضرع برخواں،

آزاد بلگرامی، سید غلام حسینی واسطی

صَلّٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ رَبُّ الْوَرٰی وَعَلٰی مَعَاشِرِ صَحْبِہِ الرُّحَمَاءِ

آپ پر اور آپ کی آل پاک پر خلاق دو عالم درود وسلام نازل فرماتا ہے اور آپ کے رحیم وشفیق تمام صحابہ پر

فہرست	صفحہ	فہرست	صفحہ
اللہ تعالےٰ کا ارشاد	۹	قاعدہ شرعیہ (۴)	۳۲
لطیفہ	۱۰	قاعدہ شرعیہ (۵)	۳۳
اطاعت خدا	۱۶	اہلسنت وجماعت کا چیلنج	۳۹
اطاعت رسول کیا ہے۔	″	اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا ہمیشہ	″
اطاعت خدا کیا ہے	۱۷	درود وسلام بھیجنا	″
عبادت خدا	″	اذان سے پہلے ذکر اور دعا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سنت ہے	۴۰
مولوی احتشام الحسن کاندھلوی	۲۰		
مولوی سید حسن	″	مولوی حکیم محمد صادق سیالکوٹی	۴۲
حافظ ابن قیم	۲۱	دعا کی جگہ درود وسلام سے غم دور گناہ معاف	″
مولوی سرفراز صفدر	″		
مولوی محمد قاسم قاسمی	۲۲	درود شریف اللہ کا ذکر اور حضور کی تعظیم ہے۔ مولوی زکریا کا تبصرہ	۴۵
مولوی فردوس شاہ قصوری	۲۳		
مولوی ذکریا تبلیغی جماعت دیوبندی	۲۶	شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد	۴۶
دس ہزار روپے	۲۸	درود شریف پڑھنا دعا ہے	″
قاعدہ شرعیہ (۱)	۲۹	مولوی قاسم قاسمی	۴۸
″ ″ (۲)		مولوی سید حسن دیوبندی	۴۹
وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کا ایک فتویٰ	۳۱	احادیث مصطفےٰ	۵۲
		کثرت سے درود وسلام پڑھنا	۵۵
قاعدہ شرعیہ (۳)	″	حدیث پاک	۵۶

فہرست	صفحہ	فہرست	صفحہ
مولوی احتشام الحسن کاندھلوی	۵۷	اذان کے ساتھ درود و سلام	۷۵
کتب فقہ سے ثبوت	۵۸	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان	۷۷
ہر ضروری کام سے پہلے درود شریف کا استحباب	۵۹	غیر مقلدین کے پیشوا حافظ ابن قیم	//
ہر اچھے کام سے پہلے درود شریف	//	عاشق مدینہ مولانا محمد الیاس قادری	//
اذان کے درود شریف نو سو سال پہلے کا فتویٰ	۶۲	ائمہ مانعین کی کتب سے اہلسنت کی تائید	۷۸
امام شافعی کا فرمان	۶۳	مولوی سید حسن دیوبندی	۷۹
ہر اچھے کام کی ابتدا حمد خدا اور درود شریف	۶۴	مولوی محمد ہاشم دیوبندی	۸۰
		مفتی محمد شفیع دیوبندی	۸۱
آٹھ سو سال سے بھی درود و سلام کا ثبوت		اذان سے پہلے اور بعد درود و سلام کے متعلق دیوبندی وہابی علماء کا فیصلہ	۸۲
سلطان صلاح الدین ایوبی کیسے حاکم تھے۔	۶۸	ابن قیم وہابی	//
حدیث پاک سے پہلے درود و سلام	۷۰	مفتی اعظم سعودی کا فتویٰ	//
اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ	۷۱	مولوی اشرف علی	//
حرمین شریفین میں اذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام	۷۲	مولوی زکریا تبلیغی دیوبندی	۸۳
		مولوی عبد الرحمٰن جامعہ اشرفیہ	//
جن مقامات میں درود شریف پڑھنا منع	۷۴	مولوی عطاء اللہ حنیف وہابی	//

فہرست	صفحہ	فہرست	صفحہ
مولوی عبد الرحمٰن دیوبندی کا دوسرا تیسرا فتویٰ	۸۴	مفتی عنایت احمد کاکوروی	۹۴
		درود و سلام پڑھنے والے کے لئے اعزاز	۹۶
مولوی ابو البرکات احمد وہابی	۸۷		
استاذ دیوبند مولوی سید حسن	۸۸	سامراج کے بچھو ذکر مصطفیٰ کے دشمن	۹۷
مولوی محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد وہابی	۹۰	مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی	۱۰۰
مولوی احتشام الحسن کاندھلوی	۹۱	دیوبندیوں کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی	//
مولوی فردوس شاہ قصوری	۹۲		
مولوی محمد قاسم قاسمی	//	نواب صدیق حسن بھوپالوی	۱۰۱
مولوی اشرف علی تھانوی	//	حضرت فقیہ اعظم ابو الخیر محمد نور اللہ النعیمی علیہ الرحمہ	۱۰۲
مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی	۹۳		
مولوی قطب الدین خاں دہلوی	۹۴	مغرب کی اذان کے وقت دعا	۱۰۳
مولانا محمد سعید شبلی قادری	//	ابن قیم	۱۰۶
صاحبزادہ محمد طیب الرحمٰن چھوہروی	//	علامہ حافظ سخاوی علیہ الرحمہ علامہ عثمان بن محمد شطا الدمیاطی مکی	۱۰۷

جب لیا نام نبی میں نے دعا سے پہلے
میری آواز وہاں پہنچی صبا سے پہلے
حق سے کہتا ہوں دعا پڑھ کے محمد پہ درود
یہ وسیلہ بھی ضروری ہے دعا سے پہلے

حافظ پڑھدے درود ایمان والے

رب تے کہا درود دا موماناں نوں بے ایمان نوں کہیا درود دا نہیں
اوہنے پڑھناں درود کی جہیڑا بندہ قائل نبی دے زندہ وجود دا نہیں
جہیڑا پڑھدا درود نہیں نبی اُتے کوئی پاسہ وی اوس مردود دا نہیں
بالن دوزخ دا بنے گا اوہ حافظ من دا حکم جو رب معبود دا نہیں
جہیڑا سڑدا حضور دی شان اُتے ہے اعلان درود نئیں پڑھ سکدا
جہیڑا نال درود چڑ رکھدا اوہ انسان درود نہیں پڑھ سکدا
ایہہ درود غذا شیطان دی نہیں ایہہ شیطان درود نہیں پڑھ سکدا
حافظ پڑھدے درود ایمان والے بے ایمان درود نہیں پڑھ سکدا
تھاں تھاں نبی دی شان دے ہون چرچے ایہہ نہیں نجدی گستاخ پسند کردا
سڑدا نعرہ رسالت دا کدی سن کے کدی پاک درود نوں بند کردا
اوہدا ذکر ایہہ کیویں گھٹاؤ حافظ جہدا ذکر خود اللہ بلند کردا
تینوں ڈرن دی لوڑ نہیں کسے کولوں اُچی اُچی درود زبان توں پڑھ
پڑھ پہلے درود اذان توں وی فیر ڈٹ کے بعد اذان توں پڑھ
بہتا رکھ توں زور درود اتے ہور بھانویں وظیفے توں کم کردے
پڑھ پڑھ رات دن پاک درود حافظ تک وچہ گستاخاں دے دم کردے
گھل کے آیت قرآن وچہ موماناں نوں ہے درود لئی اللہ پابند کردے
کملی والے دے ایدھر گستاخ ویکھو پڑھنا درود دا بند کردے
سینے انہاں دے ساڑ درود پڑھ کے بند جہیڑے درود ہر چند کردے
جتھے منکر درود دا ملے تینوں اوتھے ہور آواز بلند کردے
ایناں پڑھ درود حضور اتے کہ کھٹے انہاں گستاخاں دے دند کردے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْد

فَاَعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

حضرات گرامی: اہل سنّت وجماعت کی مساجد میں اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے۔ مخالفین خارجیوں کو صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا یہ عمل ناگوار معلوم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلمو تسلیما۔

اے ایمان والو تم اپنے نبی پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

اس آیت کریمہ نے صاف فیصلہ کیا کہ ہر وقت درود وسلام پڑھنے کی اجازت ہے اس آیت کریمہ میں یہ قید نہیں کہ ہر وقت درود شریف وسلام پڑھو سوا قبل یا بعد الاذان کے۔ اگر کوئی منکر یہ کہے کہ یہ درود وسلام حرام ہے یا بدعت ہے تو اس خارجی منکر کے لئے ضروری ہے کہ کوئی دوسری آیت کریمہ پیش کرے، جس میں لکھا ہو کہ ہر وقت درود وسلام بھیجو۔ اِلَّا قَبْلَ الْاَذَانِ اَوْ بَعْدَ الْاَذَانِ۔ سوا اذان سے پہلے اور اذان کے بعد تو کوئی منکر ایسا نہیں کر سکتا۔

ہم اہلسنّت وجماعت کہتے ہیں کہ دیوبندی وہابی حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام سے منکر ہیں ان کا یہ انکار خفی طور پہ

ہے اور یہ خسّت کبھی جہری حالت بھی اختیار کر لیتی ہے۔

لطیفہ:۔ جیسے کہ محفل میں کافی لوگ بیٹھے ہوں۔ ایک آدمی دعوت لے کر آئے اور محفل میں ایک ایک آدمی کا نام لے، ماسوائے ایک آدمی "عبدالوہاب" کے۔ اس وقت عبدالوہاب کہے تو نے بڑی تکلیف کی بس اتنا کہہ دیتا اے محفل میں بیٹھنے والو بغیر عبدالوہاب کے تمام دعوت کے لئے چلے آؤ۔

اسی طرح وہابی دیوبندی کبھی کہتے ہیں کہ اذان سے پہلے درود وسلام نہیں کبھی کہتے ہیں کہ اذان کے بعد درود و سلام باآواز بلند پڑھنا حرام ہے اور بدعت۔ اور کبھی کہتے ہیں کہ جمعرات کو درود و سلام کے لئے خاص نہ کرو، کبھی کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھنا بھی بدعت ہے۔ کبھی کہتے ہیں نماز کے بعد بلند آواز سے درود وسلام پڑھنا حرام ہے۔ تو معلوم ہوا کہ وہابیہ درود وسلام کے حق میں نہیں ہیں، کیونکہ ہم اگر درود شریف دلائل الخیرات شریف پڑھتے ہیں تو وہ کہیں گے کہ کیوں پڑھتے ہو

چنانچہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے دلائل الخیرات شریف کے نسخے جلائے۔ شیخ الاسلام سید احمد زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ مفتی الشافعیہ لکھتے ہیں۔

واحرق الدلائل الخیرات وغیرھا من کتب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (الدرر السنیہ)

اسی طرح درود تاج پڑھنا بھی ان کے نزدیک بدعت ہے اور صلی اللہ علیہ وسلم درود وسلام یہ بھی کسی صحابی سے ثابت نہیں

لہٰذا یہ بھی ان کے نزدیک بدعت ہوگا۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بھی ان کے نزدیک حرام ہے اس لئے کہ اس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ندا سے پکارنا ان کے نزدیک شرک ہے جیسا کہ تحفہ وہابیہ اور فتاویٰ رشیدیہ اور اصدق البیان اور بلغۃ الحیران میں وہابیوں دیوبندیوں نے پکارنا شرک لکھا ہے تو ان کے نزدیک

اَلصَّلوٰۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ

ضرور شرک ہوگا۔ درود ہزارہ اور درود لکھی اور درود مستغاث شریف بھی وہابیہ کے نزدیک بدعت ہیں، اس لئے کہ یہ حدیث میں وارد نہیں اس لئے ہم کہتے ہیں وہابیہ دیوبندیہ درود وسلام سے منکر ہیں وہابیوں کا سردار محمد بن عبدالوہاب نجدی ہر قسم کے درود شریف سے ناراض ہوتا تھا اور لوگوں کو پڑھنے سے منع کرتا تھا۔ مفتی شافعیہ فرماتے ہیں۔ وکان ینھی عن الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویتاذی من سماعھا۔

ترجمہ: محمد بن عبدالوہاب نجدی لوگوں کو درود شریف سے منع کرتا تھا اور درود شریف سے اس کو تکلیف ہوتی تھی۔ (الدرر السنیہ)

علامہ افندی لکھتے ہیں۔

ومن الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المنائر بعد الاذان۔

اذان کے بعد منارہ پر درود شریف سے منع کرتا تھا (الفجر صادق ص۲۲)

ویمنعون من الصلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنائر بعد الاذان ۔

وہ اذان کے بعد منارہ پر درود شریف سے لوگوں کو منع کرتا تھا۔

(الدولۃ العثمانیہ صفحہ ۲۴)

وعن الجھر بھا علی المنائر ویؤذی من یفعل ذالک ویعاقبہ ۔ اشد العقاب ۔

(خلاصۃ الکلام فی بیان امراء البلد الحرام صفحہ ۲۳)

محمد بن الوہاب نجدی بلند آواز سے درود شریف منارہ پر پڑھنے سے منع کرتا تھا اور جو پڑھتا اس کو سخت عذاب دیتا۔ یہی بات حضرت علامہ ابی حامد بن مرزوق نے بھی لکھی ہے

(التوسل بالنبی وجھلۃ الوہبین صفحہ ۲۴۲)

بلکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ایک نابینا موذن کو جو مینارہ پر درود شریف پڑھتا تھا قتل کرا دیا تھا۔ (الدرر السنیۃ صفحہ ۴۶)

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی منارہ پر اذان کے بعد درود و سلام سے منکر تھا اور درود شریف پڑھنے والوں کو عذاب دیتا تھا۔ پہلے منارہ پر مؤذن اذان پڑھتا اور ساتھ درود و سلام پڑھتا تھا۔ پہلے مینارہ پر اذان ہوتی تھی اور ساتھ درود شریف بھی پڑھا جاتا۔ اب اذان سپیکر میں پڑھی جاتی ہے تو درود و سلام بھی سپیکر میں پڑھا جاتا ہے جیسے مینارہ پر درود و سلام پڑھنے سے محمد بن عبدالوہاب منع کرتا تھا۔ وہابیہ اپنے سردار کی پیروی میں سپیکر میں درود و سلام پڑھنے سے رنجیدہ ہوتے ہیں اور سُنیوں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں اذان

سے پہلے سپیکر میں بلند آواز سے درود و سلام بدعت، کبھی کہتے ہیں نماز کے بعد بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا شرک ہے۔ یہ اپنے سردار محمد بن عبدالوہاب نجدی کے نمک حلالی ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

یہ لوگ اپنے پسندیدہ مولوی کی ہر بات کو اٹل اور آخری بات تسلیم کر لینے کو ہی جزو ایمان بنا بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر غلطی اور خود اپنی ہی ذات کے ساتھ زیادتی ہے۔

لطیفہ :۔ اسے صرف ہنسی کی نذر نہ کر دیں، بلکہ دل میں اتارنے کی کوشش کریں۔

ایک شخص کاروبار کے سلسلہ میں دوسرے شہر چلا گیا۔ اس کی بیوی نے مولوی صاحب سے خط لکھوایا کہ میں بیوہ ہو گئی ہوں۔ خدا کے لئے واپس آ جاؤ۔ جب وہ خط ڈاکیہ لے کر دوسرے شہر پہنچا اور اس کے شوہر کو دیا جب اس کے شوہر نے خط پڑھا تو چیخیں مار مار کر رونا شروع کر دیا۔ ایک صاحب نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہا میری بیوی بیوہ ہو گئی ہے۔

وہ شخص ہنس پڑا اور کہنے لگا بھلے لوگ! کسی نے تیرے ساتھ مذاق کیا ہے تیری بیوی تو اس وقت بیوہ ہو گی جب تو مرے گا۔

شوہر صاحب بسورتے ہوئے بولے اتنی بات میں بھی جانتا ہوں کہ میری زندگی میں میری بیوی بیوہ نہیں ہو سکتی مگر یہ خط کسی ایسے ویسے کا نہیں بلکہ ہمارے مولوی صاحب کا لکھا ہوا ہے اور ہمارے مولوی صاحب کبھی جھوٹ نہیں بولتے لہٰذا اب میں زندہ رہوں

یا مر جاؤں میری بیوی تو بیوہ ہو گئی۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

یہ اپنے مولوی کی بات مانتے ہیں اس لئے یہ زندہ بھی مرے ہوئے ہیں۔ ہم خالق کائنات رحمت کائنات کی بات مانتے ہیں ہم عرض کرتے ہیں یا اللہ توں ہی فیصلہ فرما۔ اللہ تعالیٰ نے صاف ارشاد فرمایا ہے۔

وَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ

اگر کسی چیز میں تمہارا تنازعہ ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔ جو وہ فیصلہ فرما دیں وہ تمہارا بھی فیصلہ ہوگا۔ اب ہم نے کتاب اللہ کے سامنے اپنا یہ فیصلہ پیش کیا تو رب کائنات نے صاف فیصلہ فرما دیا۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اے ایمان والو! تم اپنے رسول پر ہر وقت درود و سلام پڑھو اس میں تمام کیفیات داخل ہیں، کھڑے ہو کر پڑھنا، بیٹھ کر پڑھنا، چلتے وقت پڑھنا، اذان سے قبل پڑھنا، اذان کے بعد پڑھنا، دن کو پڑھنا رات کو پڑھنا، اکیلے پڑھنا، حلقہ سے پڑھنا، نیچی آواز سے پڑھنا، اونچی آواز سے پڑھنا، خوشی کے وقت پڑھنا، تکلیف و غم کے وقت پڑھنا عرب میں پڑھنا، عجم میں پڑھنا، ہر صیغہ سے پڑھنا، ندا سے پڑھنا بغیر ندا سے پڑھنا، دعا سے قبل پڑھنا، دعا کے بعد پڑھنا، خطبہ سے قبل پڑھنا، خطبہ کے بعد پڑھنا، ملاقات کے وقت پڑھنا، حدیثوں کو پڑھنے کے وقت پڑھنا، تلاوت کے وقت پڑھنا۔ الغرض ہر حالت

اس آیت کریمہ میں داخل ہے۔

اب اگر کوئی وہابیوں کی چند ازدو کتب پڑھ کر علماء کرام سے الجھنے کے لئے تیار کھڑا ہو تو کیا اس نے اپنا دین برباد نہیں کیا اور اپنا دین و ایمان اس لئے برباد کیا کہ صحاح ستہ کے شروح بھی ہیں تو کسی صحیح حدیث میں منع نہیں بلکہ عام احادیث جو درود شریف کے متعلق ہیں ان تمام حدیثوں سے انکار لازم آتا ہے۔

حالانکہ نہ بخاری میں لکھا ہے کہ اذان سے قبل اور نماز کے بعد بلند آواز سے درود و سلام پڑھنا منع ہے نہ امام مسلم نے، نہ ترمذی نے، نہ مسند امام محمد میں، نہ مسند امام اعظم میں، نہ مؤطا امام مالک میں، نہ طبرانی نہ دارمی نے نہ ان کی شروح نے یعنی عمدۃ القادری نے، نہ فتح الباری نے نہ نووی نے، نہ عرف الشذی نے، آخر وہ اتنی جرات کیوں کرتے ہیں کہ دین کی تمام کتب میں اذان سے قبل درود و سلام پڑھنا بدعت نہیں لکھا۔ بندہ (مصنف کتاب ہذا کو) ۱۹۷۵ء میں اللہ تعالیٰ نے زیارت روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حج بیت اللہ کی سعادت عظمیٰ عطا فرمائی۔ تو میں بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھ رہا تھا ایک خارجی نجدی بھی بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا جب اس نے آواز سنی تو جلنے لگا اور طواف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا یا اللہ شرک توں بچائیں یا اللہ بدعت تو بچائیں میں نے سوچا کہ دیکھو اس بدبخت کو یہاں اللہ کے گھر میں بھی شرک و بدعت کا دورہ پڑ رہا ہے کیونکہ ان کو گھٹی ہی شرک و بدعت کی پڑی ہوئی ہے

معلوم ہوا صلوٰۃ و سلام منافقوں کو اچھا نہیں لگتا اس لئے طواف کعبہ کے وقت، اذان کے وقت، نماز کے بعد ذکر کے وقت اور جہاں منافق ملے اس کو

جلانے کے لئے ضرور صلوٰۃ وسلام پڑھنا چاہیئے۔ اس سے مومن اور منافق کے درمیان پہچان ہو جاتی ہے اور مومن کا صلوٰۃ وسلام پڑھنا ہر وقت باعث برکت و رحمت ہے۔

اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً ط

اے ایمان والو نبی پر درود بھیجو اور خوب سلام کہو

حضرات: فرمان خداوندی میں زمان و مکان سرّ و جہر کی کوئی قید نہیں، لہٰذا ایماندار جہاں بھی جس طرح بھی صلوٰۃ وسلام پڑھے گا اللہ تعالےٰ کے حکم کی اطاعت پائی جائے گی۔

اطاعت خدا

اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔

اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔

اطاعت رسول کیا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کعبہ کیا ہم طواف کعبہ کریں گے۔ تو اطاعت رسول ہو گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت فرمائی۔ ہم امامت کریں اطاعت ہو گی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی، ہم قربانی کریں اطاعت ہو گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا مروہ کی سعی کی، ہم سعی کریں۔ اطاعت ہو گی۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔ ہم بوسہ دیں تو اطاعت ہو گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی۔ ہم شادی کریں تو اطاعت ہو گی۔

اطاعت خدا کیا ہے

ہم اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ تو ں صفا مروہ کے درمیان دوڑتا بھی نہیں حجر اسود کو بوسہ بھی نہیں دیتا۔ طواف کعبہ بھی نہیں کرتا۔ عرفات و منیٰ میں خیمے بھی نہیں لگاتا اور قربانی بھی نہیں کرتا۔ توں نے فرمایا۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری اطاعت یہ ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود پڑھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا اللہ تعالےٰ کسی مسجد کی امامت نہیں کرتا، طواف کعبہ بھی نہیں کرتا صفا مروٰ کی سعی بھی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے پاک ہے۔ یا اللہ تیری اطاعت کیا ہے۔ فرمایا میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

جو اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے وہی ایمان والا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے درود وسلام اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھے گا۔ جو اللہ تعالےٰ کو نہیں مانتا وہ بے ایمان اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرے گا اور نہ ہی صلوٰۃ وسلام اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھے گا۔ کیونکہ ایمان والوں کو صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم ہے۔

عبادت خدا

اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ

ترجمہ: نہیں پیدا کیا میں نے جنوں اور انسانوں کو مگر اپنی عبادت کیلئے

Scanned with CamScanner

اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ بندے بن کے رہو اور میری عبادت کرو

حضرات: یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عبادت کرو، میں نے اس وقت بتاتا ہے کہ یہ عبادت کسے کہتے ہیں۔

عبادت نام ہے اللہ تعالےٰ کے حکموں کو ماننے کا۔ جو اللہ تعالیٰ حکم فرمائے اس کو ماننا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنے کا نام عبادت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ نماز قائم کرو۔ نماز پڑھو۔ نماز پڑھنی عبادت ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا

وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور زکواۃ دو۔ زکواۃ دینی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ۔ اللہ تعالےٰ کے گھر کا حج کرو۔ حج کرنا عبادت ہے۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ۔

اے ایمان والو تم پر ماہ رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں۔ روزے رکھنا عبادت ہے۔

اللہ تعالےٰ کے حکموں کو ماننا اس کا نام عبادت ہے یعنی نماز پڑھنی عبادت، زکواۃ دینی عبادت، حج کرنا عبادت، روزے رکھنا عبادت، اس لئے کہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

اے ایمان والو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا بھی عبادت ہے۔

مسئلہ: اللہ تعالےٰ فرماتا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھی پڑھو۔ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اور خوب سلام پڑھو، صلوٰۃ اور سلام دو لفظ ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ درود تو وہ ہی ہے جو نماز میں آتا ہے درود ابراہیمی باقی جو درود ہیں وہ درود نہیں۔

حضرات: اس سے صَلُّوْا کی تعمیل تو ہو جائے گی مگر وَسَلِّمُوْا کی تعمیل نہیں ہوتی۔ ایک حکم کی تعمیل ہو گی دوسرے پر عمل نہیں ہو گا۔ دونوں حکموں پر اس وقت ہو گا جو ہم اہلسنت وجماعت درود و سلام پڑھتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اس لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نص فرمائی ہے کہ صرف صلوٰۃ بغیر سلام کے مکروہ ہے۔

(شرح مسلم نووی ص ۲)

مدینہ منورہ میں مواجہ شریف کے سامنے سب یہی درود پڑھتے ہیں جو ہم اہلسنت وجماعت پڑھتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اس درود شریف کو شرف حاصل ہے مواجہ شریف کے سامنے یہ ہی درود پاک پڑھا جاتا ہے درود ابراہیمی کوئی نہیں پڑھتا۔

حضرات مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت یہ ہے کہ اس

کے حکموں کی تعمیل کرنا۔ اس کو ماننا اللہ تعالیٰ فرمائے نماز پڑھو نماز پڑھنا عبادت، اللہ تعالیٰ فرمائے زکوٰۃ دو، زکوٰۃ دینا عبادت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ فرمائے درود وسلام پڑھو۔ درود وسلام پڑھنا یہ بھی عبادت ہے۔

مولوی احتشام الحسن کاندھلوی نے لکھا ہے کہ

صلوٰۃ وسلام کی کثرت محمود اور مرغوب ہے اور تقرب خداوندی اور بارگاہ رسالت کے ساتھ اور مناسبت کا اعلیٰ ذریعہ اور وسیلہ ہے۔ اور ایک اہم عبادت اور فوز وسعادت اور شرافت وکرامت ہے امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الخ

سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا دیگر تمام عبادات سے افضل واعلیٰ ہے اس لئے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اوّل خود نبی کریم پر صلوٰۃ بھیجی پھر مومنوں کو صلوٰۃ وسلام کا حکم فرمایا اور یہ اسلوب بیان کسی دوسری عبادت کے لئے اختیار نہیں کیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا دیگر تمام عبادات سے فائق ہے۔

(تجلیات مدینہ ص۲۲۷-۲۲۸ از مولوی محمد احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی)

مولوی سید حسن صاحب نے لکھا ہے کہ ہر امتی کے لئے عبادات نافلہ میں سب سے اہم اور کارآمد مشغلہ درود وسلام پیش کرنا ہے لہٰذا تمام فرصت کے

اوقات کو اگر اس بہترین شغل میں صرف کیا جائے تو بڑی ہی منفعت اور منقبت نصیب ہو۔

(فضائل درود وسلام ص۸۵ از مولوی سید حسن صاحب دیوبندی
استاذ تفسیر وحدیث دار العلوم دیوبند)

علامہ حافظ ابن قیم نے جلاء الافہام میں لکھا ہے کہ بَلْ لَوْ صَلَّى الْعَبْدُ عَلَيْهِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِهٖ لَمْ يَكُنْ مُوَفِّيًا لِحَقِّهٖ وَلَا مُؤَدِّيًا لِنِعْمَتِهٖ۔

(جلاء الافہام ص۲۴۴ مطبوعہ گلبرگ فیصل آباد)

ترجمہ: کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تعلیم خیر وارشاد وہدایات وغیرہ سے جو احسانات امت پر فرمائے ہیں ان احسانات عظیم کے مقابلے میں انسان اپنی ہر سانس میں درود شریف کا ورد جاری رکھے تو بھی ان کے بار سے سبکدوشی محال ہے۔

(جلاء الافہام ص۲۱)

مولوی محمد سرفراز خان صفدر نے لکھا ہے کہ جس طرح ذکر اور دعا عبادت ہے۔ اسی طرح درود شریف بھی ایک عمدہ ترین عبادت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (پ۲۲ الاحزاب رکوع ۷)

Scanned with CamScanner

بے شک اللہ تعالٰے اور اس کے فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں رسول پر اپس اے مومنو! تم بھی صلوٰۃ بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر۔

(درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ صفحہ ۲۱ از ابوالزاہد محمد سرفراز دیوبندی خطیب جامع مسجد گکھڑ وصدر مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم۔ گوجرانوالہ)

مولوی محمد قاسم قاسمی نے لکھا ہے کہ درود شریف کا پڑھنا افضل عبادت ہے درود شریف کا پڑھنا افضل قربات اور عمدہ طاعات میں شامل ہے اور کیوں نہ ہو جتنی بھی جسمانی اور روحانی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں نیز دین اور دنیا کی جو کامیابیاں اور شادکامیاں ایک مسلمان کو نصیب ہوتی ہیں۔ وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے طفیل اور وسیلہ سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں شرک و توحید میں امتیاز معلوم ہوسکتا اور نہ جنت و دوزخ میں کوئی امتیاز ہوتا۔ ہماری لاکھوں جانیں اور کروڑوں روحیں اس ہستی پر قربان کہ جن کے طفیل سے یہ سب کچھ ہمیں ملا۔ چونکہ ہم نقائص اور عیوب سے لبریز ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاک اور معصوم ہستی ہیں ہم اس قابل کب ہوسکتے ہیں کہ آپ کو درود شریف کا تحفہ پیش کرسکیں۔ نیز ہمیں یہ کیا معلوم کہ کس مقدار میں میں بھیجنا ہے۔ اس لئے ہم اپنے عجز اور قصور کا اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالٰے سے بصد اخلاص یہ التجا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالٰے تو مقدس اور تیرا حبیب معصوم جس تحفہ کے وہ تیرے علم میں مستحق ہیں تو بہتر طریق سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچادے۔

(درود وسلام علیٰ خیر الانام صفحہ ۳ از محمد قاسم قاسمی دیوبندی)

مولوی فردوس شاہ قصوری نے لکھا ہے کہ فتاوی شامی کی یہ عبارت بھی دیکھ لی جائے کہ درود شریف خداوند تعالٰے کی عبادت ہے کیونکہ درود پڑھنے والا قرآن کریم میں جو درود شریف پڑھنے کا حکم آیا ہے اس کی تعمیل کرتا ہے۔

سنوسی نے شرح وسطی میں یہی کہا ہے کہ درود کا مقصد عام دعاؤں کی طرح حضور کو فائدہ پہنچانا نہیں بلکہ اللہ کی عبادت مقصود ہے۔ قشیری اور قرطبی فرماتے ہیں کہ درود شریف فائدہ دونوں کو پہنچتا ہے بہرصورت یہ اللہ کی عبادت ہے جس سے اللہ کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے۔

(فتاوی شامی صفحہ ۴۸۲/۱) (الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۱۱ از مولوی فردوس شاہ قصوری دیوبندی)

(ناشر مکتبہ نذیریہ لاہور)

حضرات: مذکورہ حوالوں سے معلوم ہوا درود وسلام کا جو حکم آیا ہے۔ اس کی تعمیل کرنا اہم اور افضل عبادت ہے پڑھنے والے کو فائدہ اور اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالٰے نے ہر عبادت کا وقت مقرر فرمایا یعنی نماز، روزہ، حج زکوٰۃ کا جو حکم آیا ہے اس کے لئے وقت مقرر ہے اور درود وسلام ایسی عبادت ہے جس کے لئے وقت کی کوئی قید نہیں کہ آذان سے پہلے نہ پڑھیں آذان کے بعد نہ پڑھیں۔ جب پڑھو، جہاں پڑھو جس طرح سے پڑھو، ہر طرح سے مقبول ومحبوب ہے

جو لوگ آذان سے پہلے درود وسلام کی عبادت سے رد کتے ہیں وہ فائدہ اور اللہ کے قرب سے دور کرتے ہیں، ہم پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالٰی

Scanned with CamScanner

نے کہاں لکھا ہے کہ آذان سے پہلے درود وسلام والی عبادت نہ کرنا اور مجھ سے ایمان والوں کو دور کر دینا۔ اللہ تعالےٰ نے مطلقاً فرمایا ہے۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پہ صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

معلوم ہوا کہ درود وسلام پڑھنا عبادت ہے اور عبادت سے روکنا یہ شیطان کا کام ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۔ (پ ع)

اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اب خود فیصلہ کر لیں درود وسلام سے روکنے والے کون ہیں۔

حضرات: جیسے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا کھاؤ اور پیو، اللہ تعالےٰ نے کھانے اور پینے کی مطلقاً اجازت فرمائی ہے۔ اب کوئی نو بجے کھائے، دس بجے کھائے، بارہ بجے کھائے آذان سے پہلے کھائے۔ اگر کوئی بارہ بجے روٹی کھائے تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تو بارہ بجے روٹی کیوں کھا رہا ہے اور بتاؤ کہاں لکھا ہوا ہے کہ بارہ بجے روٹی کھاؤ یہی پوچھا جائے گا کہ اللہ تعالےٰ نے کہاں فرمایا ہے کہ کھاؤ پیو مگر بارہ بجے نہ کھاؤ۔ ثبوت اس کے ذمے ہے جو منع کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے کُلُوْا وَاشْرَبُوْا مطلقاً فرمایا کہ جس وقت مرضی ہے کھاؤ پیو نو بجے کھاؤ پھر بھی جائز، بارہ بجے کھاؤ پھر بھی جائز، آذان سے پہلے کھاؤ پھر بھی جائز۔

آذان سے پہلے کوئی چائے کی پیالی پی لے اگر اس کو کوئی منع کرے تو پوچھا جائے گا کہ کہاں لکھا ہے کہ اذان سے پہلے چائے کی پیالی پینا جائز نہیں جو منع کر رہا ہے ثبوت اس کے ذمے ہے۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا۔ کھاؤ پیو، مطلقاً فرمایا ہے۔ چاہے ہم کس وقت کھائیں چاہے ہم دو بجے کھائیں چاہے تین بجے کھائیں، چاہے پانچ بجے کھائیں۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم درود وسلام پڑھو۔ اب ہم درود وسلام اذان سے پہلے پڑھیں یا بعد میں پڑھیں، نماز سے پہلے پڑھیں نماز کے بعد پڑھیں جس طرح کھانا کھانا ہر وقت جائز ہے اسی طرح درود وسلام پڑھنا بھی ہر وقت جائز ہے۔

حضرات: جب پاکستان، ہندوستان ایک تھا اس وقت جب کوئی مسلمان آذان پڑھتا تو سکھ کہتے کہ مسلمانوں آذان نہ پڑھو۔ مسلمان پوچھتے سردار جی کیوں نہ بانگ پڑھیں۔ تم چھپنے بجاتے رہتے ہو ہم اگر اذان دے لیں تو کون سا حرج ہے۔ سکھ سردار کہتا ہے کہ ہم بانگیں جاتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ سرداروں یعنی سکھوں کی طرح یہ صلواتیس جاتے ہیں جب اذان کے ساتھ صلوٰۃ پڑھیں تو یہ صلوائیں جاتے ہیں۔ سکھ کہتے ہمارے بچے مانگے جاتے ہیں ہماری بیبیاں بانگی جاتی ہیں ہم خود بانگے جاتے ہیں ہمارے چوترے بانگے جاتے ہیں۔

حضرات: جس وقت ہم آذان کے ساتھ صلوٰۃ پڑھتے ہیں تو دونوں

کام ہوجاتے ہیں، سکھ بانگے جاتے ہیں اور یہ صلوٰتیں جاتے ہیں۔

ہم مشورہ دیں گے یہ بھی باڈر سے پار چلے جائیں شکل و صورت سے پہلے ہی ملتے ہیں اپنی برادری سے جاکر ملیں کیونکہ وہ بھی یارسول اللہ کے منکر یہ بھی یارسول اللہ کے منکر، وہ بھی صلوٰۃ وسلام کے منکر یہ بھی صلوٰۃ وسلام کے منکر، اگر یہ درود وسلام کی مخالفت کریں گے پھر ان جیسے ہی نظر آئیں گے۔ اس لئے یہاں تو اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اور یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ اور یارسول اللہ کی آواز گونجتی ہی رہے گی۔

مولوی محمد زکریا تبلیغی صاحب نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے، نماز روزہ حج وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں، ان کے بہت سے اعزاز واکرام بھی فرمائے۔

حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز واکرام میں نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سیّد الکونین فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف [illegible] کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اے مومنو تم بھی درود بھیجو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین

کی شرکت ہے۔

(فضائل درود شریف صـ۵ از مولوی محمد زکریا دیوبندی تبلیغی صاحب)

حضرات: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو، لیکن خود اس کام میں شامل نہیں، مگر ابلیس نے انکار کیا تو اس کا کیا حشر ہوا۔

درود وسلام کا اللہ تعالیٰ نے حکم بھی دیا اور خود بھی شامل ہے۔ اس کا جو انکار کرے گا اس کا کیا حشر ہوگا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنا اذان میں اضافہ ہے یہ اذان میں ملاوٹ ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے بلکہ اس ہے کوئی ملاوٹ نہیں، ہر مسلمان جانتا ہے کہ اذان کی ابتداء اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اختتام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر ہوتا ہے، ملاوٹ اس وقت ہوگی جب اذان کے درمیان میں درود وسلام پڑھیں گے یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے بعد کوئی درود وسلام پڑھے پھر اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھے ایسے کوئی بھی نہیں کرتا۔

حضرات یاد رکھیئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس طرح آج کل قرآن پاک کی جلدیں بندھی ہوئی ہیں ایسے نہ تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھجور کے پتوں پر اور اونٹوں کی ہڈیوں پر قرآن پاک لکھا ہوا تھا۔

اب جو ضیاء القرآن پبلیشرز یا تاج کمپنی کا قرآن پاک ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا نہ تھا قرآن پاک تھا مگر ایسی شکل وصورت میں نہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کی تعظیم ومحبت و

پیار تھا۔ جیسے مجلس میلاد کی شکل، جلوس کی شکل یہ شکل نہیں تھی لیکن اصل تھی، اس وقت قرآن پاک کی اصل تھی۔ یہ تاج کمپنی والے قرآن پاک کی شکل نہیں تھی، اسی طرح ہمارے جلوسوں کی شکل نہیں مگر اصل تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار۔

قرآن پاک میں جب کوئی سورت لکھی ہوئی ہوتی ہے۔ کھول کر دیکھئے اوپر لکھا ہوا ہوتا ہے یہ سورۃ مکّی ہے یہ سورۃ مدنی ہے اس کے اتنے رکوع ہیں اب بتائیں جو لکھا ہوتا ہے۔ یہ سورۃ مکّی ہے یہ سورۃ مدنی ہے کیا یہ قرآن ہے۔ یہ قرآن مجید نہیں لیکن قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے۔ پہلے ایسا نہ تھا۔ اب کیوں لکھا ہوا ہوتا ہے پہلے لوگوں کو پتہ تھا ہمیں بتانے کے لئے اب علماء نے فرمایا کہ ہر سورۃ سے پہلے لکھ دو کہ یہ سورۃ مکی ہے یا مدنی ہے۔ تاکہ ناواقفوں کو پتہ چل جائے کہ یہ سورۃ مکی ہے یا مدنی ہے یہ صرف معلوم کرنے کے لئے لکھا ہوا ہوتا ہے کہ یہ سورۃ مکّی ہے یہ سورۃ مدنی ہے، ہم تو پھر بھی اذان میں درود وسلام نہیں پڑھتے پہلے پڑھتے ہیں یا بعد میں اور ہم اذان سے پہلے یا بعد میں درود وسلام اس لئے پڑھتے ہیں کہ پتہ چل جائے کہ اذان سُنیوں کی ہے یا وہابیوں دیوبندیوں کی۔ جب آذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے تو پتہ چل جاتا ہے کہ سُنیوں کی اذان ہے۔ جس سے پہلے صلوٰۃ وسلام اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھا جا رہا ہے۔

(۱۰) دس ہزار روپے انعام منکرین درود وسلام قرآن پاک کی کوئی ایک آیت یا ایک حدیث مصطفےٰ یا کسی صحابی کے ایک قول سے یہ ثابت کر دے کہ اذان سے پہلے یا بعد

درود وسلام پڑھنا بدعت ہے حرام ہے اس کو دس (۱۰۰۰۰) ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔

نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ پڑھا جائے تو نماز کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اگر اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے تو آذان کا بھی کچھ نہیں بگڑتا۔

(۱) قاعدہ شرعیہ ہے کہ جس چیز کے ناجائز ہونے اور حرمت کی کوئی دلیل شرعی نہ ہو وہ جائز ہی ہوتی ہے کیونکہ اصل اشیاء میں اباحت وجواز ہے۔

لہٰذا کسی چیز کے مباح اور جائز ہونے کے لئے اس قدر کافی ہے کہ اس کی ممانعت کی کوئی دلیل شرعی نہ ہو، جواز کی دلیل لانے کی ضرورت نہیں عدم جواز کے لئے دلیل کی ضرورت ہے۔

اگر یہ قاعدہ معلوم ہو تو اس سے بے شمار مسائل از خود حل ہو کر رہ جاتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ۔

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ جل شانہٗ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس کا کچھ ذکر نہ کیا۔ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے معاف ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

Scanned with CamScanner

علامہ امام عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فکل شیءٍ لم یدل الدلیل علی حرمتہٖ فھو مباحٌ الاصل فی الاشیاء الاباحۃ۔

جس چیز کی حرمت و ممانعت کی کوئی دلیل نہ ہو وہ جائز ہے کہ ہر چیز اپنی اصل کے اعتبار سے مباح و جائز ہے۔

(حدیقہ شریف ص۳۵۵ ج ۲)

الاصل الاباحۃ۔ ہر شی کی اصل اباحت و جواز ہے۔

(ھدایہ ص۱۰۷ ج ۲ فی بحث الحداد)

امام علامہ زین العابدین بن ابراہیم بن نجیم فرماتے ہیں۔

قاعدہ: ان الاباحۃ اصلٌ۔ کہ یہ ایک قاعدہ ہے کہ اباحت و جواز ہر شی کی اصل و بنیاد ہے۔

(کتاب الاشباہ والنظائر ص۶۶ طبع مصر)

سید الفقہا المتاخرین علامہ سید محمد امین بن عابدین فرماتے ہیں

(الاصل الاباحۃ علی المختار۔ قول مختار یہی ہے کہ ہر شی کی اصل جواز ہے۔

(رد المختار شرح الدر المختار ص۴۶۰ فی الاشربۃ)

خلاصہ یہ کہ کسی بات کے جواز کی نہیں، عدم جواز کی دلیل پوچھی جائے گی۔ دلیل نہ ملے تو جواز کے لئے یہی کافی ہے۔

(۲) قاعدہ شرعیہ | جس کام کے کرنے کا حکم نہ ہو اور ممانعت کی بھی دلیل نہ ہو، وہ بلا شبہ جائز قرار پاتا ہے۔

وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کا ایک فتویٰ

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شیروانی نہیں پہنتے تھے اور پمپ جوتا نہیں پہنتے تھے اور کوٹ نہیں پہنتے تھے اور بندوق نہیں چلاتے تھے اور پان نہیں کھاتے تھے۔ آج کل یہ سب چیزیں استعمال کی جاتی ہیں، اس لئے یہ سب بدعت ہیں۔ لہٰذا اس کے لئے کیا حکم ہے۔؟

جواب: حدیث پاک میں آیا ہے کہ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُمْ۔ یعنی جب تک میں تمہیں کسی چیز سے منع نہ کردوں تم اس کو منع مت سمجھا کرو بلکہ جائز سمجھو، اشیاء مذکورہ اس حدیث کے تحت جائز ہیں کیونکہ ان کے بارے میں ممانعت نہیں آئی۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۰ شوال ص۲ ۱۳۶۳ھ)

(۳) قاعدہ شرعیہ | ہر نو ایجاد عمل بدعت نہیں بلکہ وہ قول، فعل عمل بدعت ہے جو شریعت مطہرہ کا مقابلہ کرے اور اسی کے ارتکاب سے کوئی سنت مطہرہ مٹ جائے بلکہ جس عمل سے دین کو فائدہ پہنچے وہ اگرچہ جس زمانے میں ایجاد ہو تو اس نو ایجاد فعل (بدعت حسنہ) سے ثواب ملتا ہے جیسے قرآن مجید کے الفاظ پر اعراب لگانا، مدارس قائم کرنا جلسے کانفرنسیں منعقد کرنا مساجد کے محراب (بہیئت کذائیہ) بدعت حسنہ ہے۔ لیکن اسے نہ حرام کہا جاتا ہے نہ بدعت، بلکہ ہر مسجد میں بنایا جاتا ہے اور بنانا ثواب ہے۔

(۴) **قاعدہ شرعیہ** دین کو جب بھی ضرورت پڑے، بوجہ ضرورت فعل کا اضافہ جائز ہے، خیر القرون میں ہو، یا قرون ثلاثہ کے بعد، مثلاً خیر القرون میں۔

(۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیس تراویح پر ایک امام کی اقتداء میں قرآن سننے سنانے کا اہتمام فرمایا۔

(۲) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی اذان کا اضافہ فرمایا۔

(۳) حضرت عمر بن عبد العزیز نے تدوین ترتیب حدیث کے علاوہ مساجد کے محراب بنوائے، جیسا کہ علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اور عنقریب بیان ہوگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں مسجد نبوی کا محراب نہ تھا، یہ سب سے پہلے عمر بن عبد العزیز نے بنوایا۔

(وفاء الوفا ص۳۱ ج ۱)

حجاج بن یوسف نے قرآن پاک کو تیس پاروں پر ۱۱۴ سورتوں کو منقسم کیا، صدیوں بعد فقہاء کرام نے تثویب کا اضافہ، نماز میں زبان سے نیت کرنے کی بدعت نکالی۔

تثویب:۔ لغت میں بمعنی آواز لوٹانا

(المصباح المنیر للرافعی ص۱۴ ج ۱)

اور شریعت میں اذان دے کر نماز کے لئے دوبارہ اطلاع کرنا۔

(عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ لکھنوی ص۱۲ ج ۱)

(۱) حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لئے تشریف لاتے تو سوتے ہوئے کو نماز کے لئے آواز دیتے یا اپنے قدم شریف سے ہلاتے۔

(رواہ ابوداؤد)

(۲) حضرت بلال رضی اللہ عنہ آذان کے بعد دوبارہ اطلاع دینے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پر حاضر ہوئے تو آپ کو آرام فرماتے پایا تو اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو بار عرض کیا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہی الفاظ کو صبح کی آذان میں کہا کرو۔

(۳) متعدد روایات میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حجرہ نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام پر حاضر ہو کر اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ کہا کرتے تھے۔

(حاشیہ شرح وقایہ از مولانا لکھنوی، مشکوٰۃ شریف ص۲۴)

۵ **قاعدہ شرعیہ** جہاں مختلف مذاہب باطلہ کا التباس ہو وہاں اپنے شعار کو نمایاں کرو، چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں نصرانیوں، یہودیوں سے مسلمانوں کا امتیاز پگڑی وغیرہ سے کرایا۔ پگڑی باندھنا فرض عین نہیں لیکن اپنے امتیازی تشخص کو اجاگر کرنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پگڑی کو اسلام کا شعار بنا دیا۔

ہندوؤں کی ضد میں گائے کی قربانی کرنا زیادہ ضروری ہے۔ تاکہ اسلام کی شوکت میں اضافہ ہو۔

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

• اسی طرح علامہ امام ابن الہمام فرماتے ہیں۔

چونکہ قرون اولیٰ اور اس کے بعد اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ

اللہ پڑھنے کا کوئی منکر نہ تھا۔ اس لئے اس کا اس قدر شد و مد کے ساتھ پڑھنے کا مظاہرہ کرنے اور غیر معمولی طور پر اس کی اشاعت و ترویج کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن جب اس کے منکر، بد باطن، اسلام دشمن گستاخ رسول، انگریزوں کے ایجنٹ، ہندوؤں کے کاسہ لیس اور یہودیوں کے گماشتے پیدا ہو گئے، ہمارا فرض ہے کہ ہم صلوٰۃ و سلام ہر وقت پڑھیں بالخصوص جس ہیئت سے روکیں۔ ہم اس ہیئت سے پڑھیں تاکہ شوکت اسلام کا بول بالا ہو اور بد بختوں کا منہ کالا ہو۔

(فتح القدیر ص۸۲ ج۱)

۶ قاعدہ شرعیہ جو کام مباح جائز ہو، اسے ثواب کی نیت سے کیا جائے تو وہ مستحب ہو جاتا ہے اور کرنے والے کو اس کا ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ امام ابن نجیم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اَلْاُمُوْرُ بِمَقَاصِدِهَا الَّذِیْ قَدْ یَکُوْنُ لِذِکْرٍ فَیَکُوْنُ مُبَاحاً اَوْ لِلْاُضْحِیَّۃِ فَیَکُوْنُ عِبَادَۃً۔

ترجمہ: یعنی امور مباحہ کا ان کے مقاصد کے لحاظ سے اعتبار کیا جاتا ہے۔

مثلاً حلال جانور کا ذبح کرنا خود کھانے کے لئے مباح ہے اور قربانی کی نیت سے عبادت ہو جاتا ہے۔

(الاشباہ والنظائر ص۲۹)

جو امور انسان عادت کے طور پر انجام دیتا ہے اور شریعت نے ان کو کرنے اور نہ کرنے میں اختیار دیا ہے اگر انہیں کوئی ثواب کی نیت سے انجام دے تو ثواب ہوگا، ورنہ نہیں، یعنی نیت سے

ہی وہ عبادت قرار پاتے ہیں، ورنہ عادت کے تحت آکر ثواب کا موجب نہیں بنتے۔ لیکن جو امور عادت میں نہیں آتے اور نہ ہی عادت کے ساتھ ان کا التباس و اشتباہ ہوتا ہے ان میں نیت کی کوئی ضرورت نہیں، وہ بہر صورت عبادت و ثواب کا موجب ہیں۔ چنانچہ حضرت امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جو چیزیں صرف عبادت ہیں اور ان کا عادت سے کوئی التباس و اشتباہ نہیں ہوتا ان کے لئے نیت کی کوئی ضرورت نہیں، وہ بہر صورت باعث اجر و ثواب ہیں۔ جیسے اللہ تعالٰی پر ایمان، معرفت، خوف امید، خود نیت کو بھی نیت کی ضرورت نہیں۔

اَلْاَذَانُ وَالتِّلَاوَۃُ وَالْاَذْکَارُ کُلُّهَا عِبَادَاتٌ تَصِحُّ بِلَا نِیَّۃٍ اِجْمَاعًا

ترجمہ: اذان اور تلاوت قرآن پاک اور ذکر اذکار یہ کل عبادات ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ یہ نیت کے بغیر صحیح ہیں۔

(عمدۃ القاری ص۳۱ ج۱)

درود شریف بفرمان الٰہی صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ ذکر و اذکار میں شامل ہے اور ذکر بجائے خود ایک عبادت ہے نیت ہو یا نہ ہو، وہ صحیح ہے اور باعث اجر و ثواب بھی۔

(۷) قاعدہ شرعیہ بعض لوگوں کو سیاہ قلبی اور کور باطنی کی وجہ سے یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ اذان کے آگے پیچھے درود شریف پڑھنا اذان میں زیادتی ہے۔ اے کاش! وہ زیادتی یا کمی بیشی کا مطلب جانتے ہوتے۔ کمی بیشی اس وقت متصور ہوتی ہے، جبکہ مزید و مزید علیہ (یعنی شئی اوّل اور شئی ثانی) ہم جنس ہوں۔

چنانچہ امام محمد بن محمود البابرتی متوفی ۷۸۶ھ ہبہ کی بحث میں فرماتے ہیں۔

کسی شے میں زیادتی اس وقت ہی متصور ہوتی ہے، جبکہ وہ مزید علیہ کی جنس سے ہو۔ اگر کوئی ہبہ متبدا کرے۔ تو نہیں کہا جائے گا کہ اس نے ثمن میں زیادتی کی یا کوئی چیز بیچے تو نہیں کہا جائے گا کہ اس نے ہبہ میں زیادتی کی۔

(عنایہ شرح ہدایہ، ص ۴۲۴/۴۲۵)

امام محمد بن محمود علیہ الرحمۃ نے ایک قاعدہ شرعیہ بتادیا کہ کسی شے میں زیادتی اس وقت ہی متصور ہوگی، جب دونوں چیزیں ہم جنس یا ہم درجہ نہیں ہیں، ایک چیز کی حیثیت اور ہے، دوسری کی اور ہے یا دونوں چیزیں ہم جنس وہم درجہ نہیں ہیں تو اس کو زیادتی نہیں کہا جائے گی، پھر امام محمد بن محمود نے اس کی دو مثالیں دی ہیں تاکہ قاعدہ مذکورہ کی خوب وضاحت ہو جائے۔

اگر ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور اس کی قیمت ادا کرنے کے ساتھ ہی بطور ہدیہ کچھ اور پیسے دیئے تو اسے قیمت میں زیادتی تصور نہیں کیا جائے گا کیونکہ مزید و مزید علیہ ہم جنس نہیں ہیں جب کہ قیمت کی حیثیت ضروری کی تھی اور جو قیمت کے علاوہ دیا ہے اس کی حیثیت غیر ضروری کی ہے۔ ظاہر ہے کہ ضروری اور غیر ضروری کی دو الگ الگ جنسیں ہیں لہٰذا اسے زیادتی نہیں کہا جائے گا۔

دوسری مثال یہ کہ ایک شخص نے کسی کو کچھ رقم عطیہ و بخشش کے طور پر دی اور ساتھ ہی ایک چیز بیع دے دی تو اسے ہبہ و بخشش

میں زیادتی نہیں کہا جائے گا کیونکہ اس کے باوجود کہ دونوں رقوم کی عطا ساتھ ساتھ ہے اور درمیان میں کوئی وقفہ فاصل نہیں، دونوں ہم جنس نہیں ہیں، کیونکہ ان میں ایک کی حیثیت ضروری کی اور دوسری کی غیر ضروری کی ہے لہٰذا اسے زیادتی نہیں کہا جائے گا۔

امام علامہ علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود علیہ الرحمۃ متوفی ۵۸۷ھ فرماتے ہیں

وَالزِّيَادَةُ عَلَى الشَّيْءِ لَا تُتَصَوَّرُ اِلَّا مِنْ جِنْسِهٖ فَاَمَّا اِذَا كَانَ غَيْرَهٗ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ قِرَانًا لَا زِيَادَةً۔

ترجمہ: اور کسی شے میں زیادتی اسی شئی کی جنس سے ہی متصور ہو سکتی ہے اور اگر غیر جنس ہو تو اسے قران (ملا ہوا) کہا جائے گا زیادتی یا اضافہ نہیں کہا جائے گا۔

(بدائع الصنائع ص ۲ ج ۱)

اس وضاحت سے ثابت ہوگیا کہ اذان سے پہلے یا بعد درود وسلام اذان میں زیادتی یا اضافہ نہیں، اذان اور صلوٰۃ وسلام میں فرق ہے اور درجہ کا بھی فرق ہے۔

(۱) اذان سنّت مؤکدہ اور بعض کے نزدیک واجب ہے۔
(۲) اذان کے الفاظ مقرر ہیں، دوسرے الفاظ سے اذان نہیں دی جاسکتی۔
(۳) اذان کے اوقات مقرر ہیں، وہی اوقات جو نمازوں کیلئے ہیں
(۴) اذان کعبہ معظمہ کی طرف منہ کرکے دی جاتی ہے۔
(۵) اذان دینے والے کو عاقل ہونا چاہیئے۔
(۶) اذان کے وقت مؤذن کانوں میں انگلیاں دے کر کہتا ہے۔

(۷) اذان کھڑے ہو کر دی جاتی ہے۔

(۱) درود شریف مستحب ہے۔

(۲) درود شریف کے لئے الفاظ صیغے مقرر نہیں، جن الفاظ و صیغوں میں چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

(۳) درود شریف صرف کعبہ معظمہ کی طرف نہیں جس طرف چاہیں منہ کر کے پڑھ سکتے ہیں۔

(۴) درود شریف پڑھتے وقت کانوں میں انگلیاں نہیں دی جاتی۔

(۵) درود شریف بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

جب اذان اور درود شریف میں اس قدر فرق ہے اور پھر یہ فرق اعتقاد سے متعلق ہے۔ مثلاً کوئی عاقل کعبہ معظمہ کی طرف نماز کے اوقات میں اذان سے قبل کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھے جب بھی اسے اذان میں زیادتی یا اضافہ نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ اس کے باوجود بظاہر صلوٰۃ و سلام اور اذان میں لب و لہجہ، ادائیگی الفاظ اور ہیئت کذائیہ میں جو فرق پایا جاتا ہے ظاہری فصل کے لئے یہی کافی ہے اور اس کے علاوہ اعتقاد کی رو سے دونوں کے الگ الگ درجہ رکھنے کا فرق ہے

حضرات معلوم ہوا کہ تمام آئمہ دین و فقہاء امّت کا اس پر اجماع ہے کہ اشیاء میں اصل اباعت ہے اس لئے کسی چیز یا فعل کو ناجائز یا بدعت قرار دینے کے لئے دلیل شرعی کی ضرورت ہے۔ اور کسی چیز یا فعل کے جائز ہونے کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں ہے کسی چیز کا ثبوت نہ ملنا اس کے ممنوع و ناجائز ہونے کے لئے دلیل شرعی کا وجود ضروری ہے چونکہ کسی دلیل شرعی کی رو سے آذان سے قبل

درود و سلام پڑھنے کی ممانعت ثابت نہیں ہے لہٰذا اذان سے پہلے بارگاہ نبوت میں درود و سلام عرض کرنا شرعاً جائز و مباح قرار پاتا ہے۔

ہم اہلسنّت وجماعت منکرین درود و سلام کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنے کی ممانعت پر کوئی آیت یا حدیث پیش کریں، وہابی دیوبندی خارجی اس عمل خیر کو ناجائز یا بدعت قرار دیتے ہیں وہ صلوٰۃ و سلام کے عدم جواز میں کوئی حدیث یا آیت پیش نہیں کر سکے اور انشاء اللہ تعالےٰ نہ قیامت تک پیش کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے نورانی فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ الخ

عربی دان حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریفہ کو لفظ اِنَّ کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور صیغہ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں آیت شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرنے والا ہے استمرار اور دوام پر دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ روح البیان میں لکھتے ہیں کہ درود و سلام کا یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جل شانہٗ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطا فرمایا تھا اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزاز و اکرام میں اللہ جل شانہٗ خود بھی شریک ہیں، بخلاف حضرت آدم علیہ السلام کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا۔

(فضائل درود شریف ص ۷ از مولوی محمد زکریا تبلیغی دیوبندی)

اذان سے پہلے ذکر و دعا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سنت ہے

دیوبندی وہابی غیر مقلدین مولوی لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم وہ اذان دیتے ہیں جو حضرت بلال نے دی اور حضرت بلال نے اذان سے پہلے کچھ نہیں پڑھا لہٰذا ہم بھی اذان سے پہلے کچھ نہیں پڑھتے حالانکہ یہ جھوٹ ہے دھوکہ ہے، فریب ہے اور ان کی جہالت ہے۔

اب غور سے پڑھیئے

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ خاتون فرماتی ہیں کہ میرا گھر مسجد پاک کے ارد گرد والے اونچے مکانوں سے تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس پر صبح کی اذان کہتے تھے۔ صبح صادق سے پہلے آتے اور اس کی چھت پر بیٹھ کر وقت کا انتظار کرتے۔ جب صبح صادق ہو جاتی۔

تَمَطّٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ وَاَسْتَعِیْنُکَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُّقِیْمُوْا دِیْنَکَ ثُمَّ یُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُہٗ تَرَکَ ھٰذِہِ الْکَلِمَاتِ لَیْلَۃً وَّاحِدَۃً۔

یعنی نماز سے کھڑے ہو کر دعا کرتے کہ اے اللہ! میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے قریش پر مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں پھر (حمد و دعا کے بعد) اذان کہتے تھے۔ فرماتی ہیں اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ انہوں نے ان کلمات کو کسی رات چھوڑا ہو۔

(ابوداؤد شریف ص ۷۷ ج ۱۔ جمع الفوائد ص ۱۱۳ ج ۱ سعایہ ص ۱۹ ج ۲۔)
(سنن بیہقی ص ۴۲۵ ج ۱۔ بذل المجہود ص ۲۹۸ ج ۱۔ اخبار مدینہ لابن النجار ص ۸۶)
(عون المعبود ص ۲۰۰ ج ۱۔ وفاء الوفاء ص ۵۲۹ ج ۲ مختصر سنن منذری ص ۲۸۳ ج ۱)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے استعانت اور لوگوں کو ہدایت اور دین اسلام کی تقویت کی ہمیشہ دعا مانگا کرتے تھے، یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی تقریر سے بھی مؤید ہے کہ کسی سے اس کا انکار ثابت نہیں حالانکہ آپ ہمیشہ ان کلمات کو جہری آواز سے کہا کرتے تھے کیونکہ آپ اونچے مکان کی چھت پر ہوتے تھے اور راوی صاحبہ ان کلمات کو اپنے گھر میں سنتی تھی لہٰذا یہ کہنا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے پہلے کچھ نہیں پڑھتے تھے، غلط فہمی یا غلط بیانی کے مترادف ہے اور جب دعا ثابت ہے تو درود شریف جس کی دعا کے ساتھ پڑھنے کی سخت تاکید ہے اور اس کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی۔

Scanned with CamScanner

مولوی حکیم محمد صادق سیالکوٹی وہابی غیر مقلد

نے لکھا ہے کہ قبولیت دعا درود پر موقوف ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا

إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ ۔ (ترمذی شریف)

تحقیق دعا ٹھہری رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے نہیں چڑھتی اس میں سے کچھ، یہاں تک کہ درود شریف بھیجے تو اوپر نبی اپنے کے۔"

(جمال مصطفیٰ ص ۲۱۷ از مولوی حکیم محمد صادق سیالکوٹی وہابی)

بلکہ درود شریف خود دعا ہے اور پڑھنے والے کے لئے تمام دعاؤں کا بدل اور کفایت کرنے والی دعا ہے۔

دعا کی جگہ تمام وقت درود وسلام پڑھنے سے غم دور ہوتے ہیں اور گناہ مٹ جاتے ہیں

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ۔

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں

نے عرض کیا یا رسول میں آپ پر درود شریف کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنی اوقات دعا میں سے کتنی مقدار مقرر کر دوں آپ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک چوتھائی تو فرمایا تجھے اختیار ہے اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف کر دوں آپ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی کر دوں آپ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

(رواہ ترمذی ص ۶۵ ج ۲ مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

(فضائل درود شریف ص ۲۶ از مولوی محمد زکریا دیوبندی)

ثابت ہوا کہ کل وقت درود شریف پڑھنے کے عہد پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور دنیا وما فیہا کی نعمتوں بشارتوں سے نوازا کل وقت میں اذان سے پہلے کا وقت اور اذان کے بعد کا وقت بھی درود شریف پڑھنا صحابی رسول کے وظائف میں شامل ہوا، اور بار بار درود وسلام کے لئے اضافہ فرمانے کا حکم فرمانا خود اذان سے قبل درود پڑھنا جائز ہونا بھی بتا رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار یہ فرمانا کہ اگر درود بڑھا دو تو تمہارے لئے بہتر ہے کہ جملے سے صاف ظاہر ہے کہ درود اذان سے پہلے پڑھنا ہمارے لئے

بہتر ہے۔

ان کلمات کی تشریح علامہ زرقانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
اجعل لک صلواتی کی شرح کرتے ہیں کہ

وَالنَّظْمُ مِنَ الْجَلَاءِ اَیْ اَجْعَلُ دُعَائِیْ کُلَّہٗ صَلوٰۃً عَلَیْکَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عرض کرتے کہ میں اپنی تمام دعائیں یا رسول اللہ آپ پر درود بناتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اذاً یَکْفِیْ ھَمَّکَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُکَ یعنی ایسا کرے گا (دعاؤں کی بجائے درود پڑھے گا) تو یہ تمہارے فکر وغم مٹانے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(زرقانی ص۳۵۹ ج ۶ - الترغیب والترہیب منذری ص۵۰۱ ج ۲)
(خفاجی ص۴۹۲ ج ۳ جلاء الافہام ص۳۴)

القول البدیع میں حدیث مذکور کی تشریح یوں ہے۔

اُصَلِّیْ عَلَیْکَ بَدَلَ مَا اَدْعُوْا بِہٖ لِنَفْسِیْ یعنی میں اپنی سب دعاؤں کے بدلے (یا رسول) آپ پر درود شریف پڑھتا ہوں، لہٰذا دعا کی بجائے درود شریف پڑھنا صحابی کی سنّت اور نظر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پسندیدہ ہے اور یہ ثابت و محقق کہ شے کا بدل حکما شئے ہی ہوتا ہے اور ایسے مقاموں میں ایک دعا کی جگہ دوسری کسی مناسب دعا کرنے سے اقتداء و استحباب ادا ہو جاتا ہے چنانچہ عمل امّت اور کتب معتبرہ سے ثابت ہے۔

(القول البدیع ص۱۳۹)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہے، شَیْءٌ خَیْرٌ مِّنْ لَا شَیْءَ یعنی کچھ کرنا نہ کرنے سے بہتر ہے۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۶۸ ج ۲ - کنز العمال ص۲۳۰ ج ۴)

لہٰذا اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا دعا ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سنّت ہے اور کچھ نہ پڑھنے سے بہتر ہے۔

درود شریف اللہ کا ذکر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے

مولوی محمد زکریا صاحب نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ والی حدیث بیان کرنے کے بعد فائدہ لکھا ہے کہ مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا یہ ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھو تو اپنے اس معین وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں۔ مثلاً میں نے اپنے اوراد وظائف کے لئے دو گھنٹے مقرر کر رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے تجویز کروں۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہ، کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگنے میں مانع ہو یعنی کثرت ذکر کی وجہ سے دعا کا وقت نہ ملے تو میں اس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔

صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ سبب اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سب مہمات کی۔

مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اس کو۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

جب شیخ بزرگوار عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس مسکین کو یعنی شیخ عبدالحق کو واسطے زیارۃ مدینہ منورہ کی رخصت کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادائے فرائض کے مانند درود کے اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہیئے کہ تمام اوقات اپنے کو اس میں صرف کرنا اور چیز میں مشغول نہ ہونا۔ عرض کیا گیا کہ اس کے لئے کچھ عدد معین ہو۔ فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں اتنا پڑھو کہ ساتھ اس کے رطب اللسان ہو اور اس کے رنگ میں رنگیں ہو اور مستغرق ہو اس میں

(فضائل درود شریف ص۲۷ از مولوی محمد زکریا تبلیغی دیوبندی)

جو شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود بنا دے اس کے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت۔

(فضائل درود شریف ص۳۲ از مولوی زکریا صاحب)

مومن کا درود شریف پڑھنا دعا ہے

ہماری طرف سے صلوٰۃ اور درود شریف پڑھنا دعا کے معنی میں ہے۔

وَالنَّظْمُ مِنَ الْجَلَاءِ اِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَبْدِ هِيَ دُعَاءٌ۔

یعنی بندہ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنا دعا ہی ہے۔

(فتاویٰ شامی ص۵۲ ج ۱، مطالع المسرات ص۱۶ اور جلاء الافہام ص۲۷)

ملا علی قاری صَلُّوْا عَلَيْهِ کی تشریح میں لکھتے ہیں۔ اَیْ اُدْعُوْا لَهٗ یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کرو۔

(شرح شفاء ملا علی قاری ص۴۴۴ ج ۳)

علامہ زرقانی فرماتے ہیں۔

فَاِنَّهُمْ اَرَادُوْا بِقَوْلِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ یعنی صَلُّوْا عَلَيْهِ سے مراد یہ ہے کہ اپنے رب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (زیادتی) صلواۃ کی دعا کرو۔

(زرقانی علی المواہب ص۳۲۸ ج ۲۔ مطالع المسرات ص۲۲)

فائدہ: خفاجی میں ہے کہ اہل علم تادباً و امتیازاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لفظ صلوٰۃ سے دعا کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور دعا ہر وقت جائز ہے۔

(خفاجی ص۴۲۵ ج ۳)

قرآن کریم میں ہے اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بھی کوئی دعا کرے میں قبول کرتا ہوں۔ اِذَا دَعَانِ عام ہے اور اذان کے وقت کو شامل ہے جبکہ ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے پہلے دعا کیا کرتے تھے۔

مولوی محمد صادق سیالکوٹی وہابی نے آیت مبارکہ لکھی ہے

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ (تو مسلمانو! (تم بھی) پیغمبر علیہ السلام پر درود اور سلام بھیجتے رہا کرو اور اس کے بعد لکھا ہے عربی لغت میں صلوٰۃ کے معنیٰ ہیں، دعا، رحمت برکت تحسین، تعریف، پاکیزگی، اظہار مسرّت ثنائے حسن وغیرہ۔

(جمال مصطفےٰ صد ۱۹۹ از مولوی ابراہیم سیالکوٹی وہابی)

مولوی محمد قاسم قاسمی نے لکھا ہے | کہ لفظ صلوٰۃ عربی زبان میں چند معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے، رحمتؑ، دعاؑ، مدحؑ وثنا۔ آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف جو نسبت صلوٰۃ کی ہے اس سے مراد رحمت نازل کرنا ہے اور فرشتوں کی طرف سے صلوٰۃ کا مطلب آپ کے لئے دعا کرنا ہے اور عام مؤمنین کی سے صلوٰۃ کا مفہوم دعا اور مدح وثنا و تعظیم کا مجموعہ ہے جمہور مفسرین نے یہی معنیٰ لکھے ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ سے مراد آپ کی تعظیم اور فرشتوں کے سامنے مدح وثنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی تعظیم دنیا میں تو یہ ہے کہ آپ کو بلند مرتبہ عطا فرمایا۔ کہ اکثر مواقع اذان واقامت وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر شامل کر دیا ہے۔

اور لفظ سلام مصدر بمعنیٰ السلامۃ ہے جیسے ملام بمعنیٰ ملامت

مشتمل ہوتا ہے اور مراد اس سے نقائص وعیوب اور آفتوں سے سالم رہنا ہے لہٰذا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کے معنیٰ یہ ہوئے کہ نقائص اور آفات سے سلامتی آپ کے ساتھ رہے اور عربی زبان کے قاعدہ سے یہاں حرف علیٰ کا موقع نہیں مگر چونکہ لفظ سلام کے معنیٰ ثنا کو متضمن ہے اس لیے حرف علیٰ کے ساتھ عَلَيْكَ یا عَلَيْكُمْ کہا جاتا ہے اور بعض حضرات نے یہاں لفظ سلام سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات لی ہے۔ کیونکہ سلام اللہ تعالےٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے تو مراد السلام عَلَيْكَ کی یہ ہوگی کہ اللہ تعالےٰ آپ کی حفاظت ورعایت پر متولی اور کفیل ہے۔

(درود وسلام علیٰ خیر الانام صد ۱۷-۱۸ از مولوی محمد قاسم قاسمی دیوبندی)

مولوی سیّد حسن صاحب استاذ التفسیر دار العلوم دیوبند نے

لکھا ہے کہ دعا سے قبل اگر درود شریف پڑھا جائے تو وہ دعا حق سبحانہ تعالےٰ کے یہاں مقبول ہو جاتی ہے۔

(فضائل درود وسلام صد ۶۲)

(۲) درود شریف حقیقت میں ایک دعا ہے اور ایک درخواست ہے حق تعالےٰ سے کہ اے اللہ اپنے خلیل وحبیب پر رحمت نازل فرمایئے اور ان کے انعام واکرام اور رفع ذکر میں روز افزوں ترقی عطا فرمایئے اور ظاہر ہے کہ بندے کی یہ دعا حق تعالےٰ کو بھی محبوب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دعا سے خوش ہوتے ہیں تو اس نہایت ہی سہل الحصول عمل سے مسلمان خداوند

تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی اور رضا حاصل کر لیتا ہے۔

دل سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو بکثرت درود وسلام پڑھنے کی توفیق دائمی توجہ قلبی کے ساتھ نصیب فرمائیں۔ آمین۔

(فضائل درود وسلام ص۶۷-۶۸ از مولوی سید حسن صاحب استاذ دار العلوم دیوبند)

حضرات گرامی: جب مخالفین صلوٰۃ وسلام کی کتب سے ثابت ہے کہ درود وسلام دعا ہے اور افضل عبادت ہے اور حدیث پاک میں بھی آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الدعاء مخ العبادة قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

دعا عبادت کا مغز ہے تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

(ابوداؤد ص۲۱۵ ج ۱)

(۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ عَنِ الْبَرَاءِ

(کنز العمال ص۱۶۷ ج ۱)

معلوم ہوا کہ جو شخص دعا کا تارک ہوا وہ عبادت خداوندی کا منکر ثابت ہوا۔

(۳) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

عن النبی صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَءَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ

يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ

هٰذَا حديث حسن صحيح ۔ (الداء والدواء ص۱۱ نواب سید صدیق حسن بھوپالی)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا عبادت ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا بے شک جو لوگ مجھ سے دعا مانگنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (سورۂ مومن پ۲۴ ع ۷ (ترمذی شریف ص۱۷۳ ج ۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے معنی عبادت کے فرمائے اور رب کریم نے فرمایا کہ جو میری عبادت سے تکبر کرتا ہے وہ ذلیل کر کے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس آیت کا ترجمہ یہ ہوا کہ جو شخص اللہ تعالےٰ سے دعا مانگنے سے تکبر کرتا ہے دعا نہیں مانگتا یا صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھتا وہ ذلیل ہو کر جہنم میں جائے گا۔

اے محرومین دعا! آیت قرآنی اور ترجمہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو منکرین دعا کو جہنم کا ایندھن فرما رہے ہیں، اب تمہاری مرضی چاہیے مذہبی تعصب سے اللہ کریم سے دعا مانگنے پر اکڑ جاؤ، اور اگر ایمان کی ضرورت ہے تو دھڑے بندی کو چھوڑ کر اطاعت خدا اور اطاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کر کے اللہ کریم سے دعا مانگ لو۔ اور صلوٰۃ وسلام بھی پڑھ لو۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو دعا کا منکر ہے وہ خدا کی عبادت کا منکر ہے اور خدا کی عبادت کا منکر شیطان ہے

Scanned with CamScanner

(۱) حدیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

اِنَّہٗ مَنْ لَّمْ یَسْأَلِ اللّٰہَ یَغْضِبْ عَلَیْہِ ۔ جو شخص اللہ تعالٰے سے مانگتا نہیں اللہ تعالٰی اس پر غضب کرتا ہے۔

(۲) حدیث قدسی | ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ لَّا یَدْعُوْنِیْ اَغْضَبْ عَلَیْہِ ۔ کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے جو شخص مجھ سے دعا نہیں مانگتا۔ میں اس پر غضب کرتا ہوں۔

(۳) حدیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ لِعَبْدٍ اَذِنَ لَہٗ فِی الدُّعَاءِ اَحَدُ۔ کہ جب کسی بندے کو اللہ تعالٰے قبول فرماتا ہے تو اس کو دعا مانگنے کی اجازت فرماتا ہے۔

حدیث پاک: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الدعاء ھوالعبادہ۔ دعا عبادت ہے۔

(کنز العمال صـ ۱۶۷ ج ۱)

(۴) حدیث شریف | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

مَنْ لَّمْ یَدْعُ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ غَضِبَ عَلَیْہِ ۔

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ جل شانہٗ سے دعا نہیں مانگی اس پر اللہ تعالٰے کا غضب ہوتا ہے۔

(ابن ماجہ صـ ۲۸)

ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ دعا عبادت ہے اور جو دعا نہیں مانگتا وہ مغضوب علیھم کا مصداق اور مقبول خدا نہیں بلکہ مردود ہے۔

حضرات: منکرین کی کتب سے ثابت کیا ہے کہ درود وسلام دعا ہے افضل عبادت ہے اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جو دعا مانگنے سے تکبر کرتا ہے وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اور اس پر اللہ کا غضب ہے اور وہ مردود ہے۔

قارئین فیصلہ فرمائیں کہ دعا کے منکر کون ہیں اور صلوٰۃ وسلام سے بھاگنے والے کون ہیں۔

دیوبندی وہابی خارجی بدعتی صلوٰۃ وسلام سے ایسے بھاگتے ہیں جیسے شیطان لاحول سے بھاگتا ہے یا اذان سے بھاگتا ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب اذان ہوتی ہے تو شیطان اذان سے بھاگتا ہے۔ اور جب بھاگتا ہے تو اس کی ہوا خارج ہوتی ہے

حضرات اسی طرح جب اذان سے پہلے یا آخر میں درود وسلام پڑھا جاتا ہے تو شیطان کے ساتھ ساتھ شتونگڑے بھی بھاگتے ہیں اور شتونگڑوں کی ہوا خارج ہوتی ہے۔ منکرین کا شیطان کے ساتھ خصوصی تعلق ہے۔ جب اذان ہوتی ہے تو شیطان نہیں ٹھہرتا یہ کہتے ہیں جب اذان کے وقت تول نہیں ٹھہرے گا تو صلوٰۃ وسلام کے وقت ہم کیسے ٹھہر سکتے ہیں، ہم بھی نہیں ٹھہریں گے۔

حضرات گرامی! دلائل سے ثابت کرنا میرا کام تھا منوانا میرا کام نہیں جتنے بھی ہم دلائل دیں گے پھر بھی یہ نہیں ماننے گے ان کی مثال

توکوے جیسی ہے۔ کوّے اور بگلے کی لڑائی ہوگئی کوّا کہے میں چٹا (سفید) بگلہ کہے میں چٹا (سفید) کوا کہے میں چٹا بگلہ کہے ہیں چٹا۔ آخر لڑتے لڑتے کوا اپنی ماں کے پاس گیا کہنے لگا امی، میری بگلے کے ساتھ لڑائی ہوگئی ہے وہ کہتا ہے ہیں چٹا (سفید) ہیں کہتا ہوں کہ ہیں چٹا۔ اب توں ای فیصلہ کر، توکوے کی ماں کہنے لگی بیٹا، برخوردار، ہیں کالی تیرا باپ کالا، تیرا داد کالا، تیرا پڑ دادا کالا، تیرا لکڑ دادا کالا ہم جدّی پشتی کالے لگے آرہے ہیں۔ اب توچٹا تو نہیں ہوسکتا اور توں کہہ بیٹھا ہے۔ کہ ہیں چٹا ہیں چٹا (سفید) لہٰذا اس بات پر قائم رہے اور اڑا رہے۔ ماننا نہیں۔ ویسے تو نوں جدی پشتی کالا ہی لگا آرہا ہے۔ کوا بھی ابھی تک، اڑا ہوا ہے۔ اس لئے منکرین درود و سلام کو کوے سے بہت پیار ہے اور اتنا پیارا اور مرغوب ہے کہ اس کو کھانے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں بلکہ بلکہ (سالانوالی نزد گوجرانوالہ) وہاں انہوں نے کھایا بھی مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے فتاویٰ رشیدیہ صہ ۵۸۲ میں لکھا ہے کہ کوا کھانا ثواب ہے جب کوا (کاں) نہیں مانتا تو یہ کوا (کاں) کھانے والی قوم کیسے مانے گی۔ اس لئے یہ قوم اڑی ہوئی ہے انہیں جتنے بھی دلائل دو پھر بھی یہ نہیں مانیں گے۔ کیونکہ قرآن مجید میں ہے۔

فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ان کے دلوں میں بیماری ہے اور اللہ تعالےٰ ان کی بیماری کو اور زیادہ کرے۔ اور فرمایا۔

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ یہ نہیں مانیں گے۔

میاں محمد صاحب کھڑی شریف والے رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

مُورکھ نوں کی پند نصیحت نے پتھر نوں کی پالا
کالے نوں جے لکھ نواؤں پھر کالے دا کالا

کثرت سے درود و سلام پڑھنا

۱ : حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ۔ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔ (نسائی شریف صہ ۲۰۳ ج ۱)

۲ : عن عبداللہ بن مسعود قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ صَلٰوۃً عَلَیَّ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یقین جانو کہ مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھنے والے قیامت کے دن میرے زیادہ قریب ہوں گے

الترغیب صہ ۵۰۰ ج ۲ ۔ خفاجی صہ ۲۹ ج ۳
ترمذی شریف صہ ۲۴ ج ۱ مشکوٰۃ شریف صہ ۸۹)

۳ ، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا

اَکْثِرُوْا صَلٰوۃً عَلَیَّ مجھ پہ کثرت سے درود پاک پڑھا کرو۔
(القول البدیع صہ ۱۵۵ ۔ جامع صغیر صہ ۵۳ ج ۱)

۴ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ثلاثۃ تحت ظل عرش اللہ یوم القیامۃ یوم لا ظل الا ظلہ قیل من ھم یا رسول اللہ قال من فرج عن مکروب

من احیٰ سنتی و اکثر الصلوٰۃ علیّ ۔

ترجمہ: قیامت کے دن تین شخص عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ خوش نصیب کون ہیں فرمایا ایک وہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ امتی کی پریشانی دور کی۔

(۲) دوسرا وہ جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا۔

(۳) تیسرا وہ شخص کہ جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی۔

(القول البدیع صـ۱۲۳ ۔ سعادۃ الدارین صـ۳۱)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کثرت سے درود شریف پڑھنے والوں کو قیامت کے دن عرش الٰہی کے نیچے سایہ نصیب ہوگا۔

(۲) مسلمان کی حاجت روائی اور مشکل کشائی یعنی پریشانی دور کرنے کا عمل انعام واکرام حاصل کرنے کا سبب ہے۔

(۳) اس حدیث پاک سے یہ بھی ثابت ہوا کہ درود شریف کثرت سے پڑھنا بحکم رسول سنّت ہے کثرت سے درود شریف پڑھنا اس سے اذان سے پہلے یا بعد بھی پڑھنا آجاتا ہے۔

حدیث پاک | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔

حدیث پاک | حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرنے والا ہے۔

تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے (یعنی ان کو بڑھانے والا اور پاک کرنے والا اور پاک کرنے والا ہے۔)

(برکات درود شریف صـ۶۵ از مولوی ابوالمظفر ظفر احمد قادری دیوبندی)

مولوی محمد احتشام الحسن صاحب کاندھلوی | نے لکھا ہے کہ حدیث قدسی میں ہے کہ ارشاد ربانی ہے۔

من ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ ۔

ترجمہ: جو مجمع میں مجھے یاد کرتا ہے میں اس کو اس سے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہے۔

پھر جس قدر صلوٰۃ وسلام میں بندہ کی جانب سے اضافہ ہوگا اسی قدر حق سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے اس کے اعزاز میں زیادتی ہوگی۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے، حق تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ نازل فرماتا ہے اور جو شخص دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے۔

حق تعالیٰ اس پر سو مرتبہ صلوٰۃ نازل فرماتا ہے۔ اور جو شخص سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے، حق تعالیٰ اس کی پیشانی پر لکھ دیتا ہے کہ یہ شخص نفاق اور عذاب نار سے بری اور محفوظ ہے اور جنت میں اس کو شہداء کے ساتھ ٹھکانا مرحمت فرماتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب، تجلیات مدینہ صـ۲۳۳-۲۳۴)

ان احادیث میں کثرت سے درود شریف پڑھنے کا لامحدود حکم اور رہنمائی ہے، جو اذان سے پہلے وقت کو یقیناً شامل ہے اور مسئلہ مذکورہ کا موید ہے۔ لہٰذا اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا احادیث سے بھی ثابت ہوا خصوصاً اہلسنت کے لئے کہ ان کی علامت درود پاک کی کثرت ہے

(القول البدیع ص۳۳)

کتب فقہ سے ثبوت

وَالتَّنظُمُ مِنْهُ وَمُسْتَحَبَّۃٌ فِیْ كُلِّ اَوْقَاتِ الْاِمْكَانِ۔

یعنی امکان کے تمام وقتوں میں درود شریف پڑھنا مستحب ہے

(مدارج النبوۃ ص۳۲۶ ج۱، دار المختار ص۵۹ ج۱

بہار شریعت ص۸۶ ج۳، غایۃ الاوطار ص۲۴۲ ج۱،

بحر الرائق ص۳۲۶ ج۱، طحطاوی علی الدر ص۲۲۸ ج۱،

طحاوی علی المراقی ص۱۶۲، فتاوی شامی ص۵۱۸ ج۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، صلوٰۃ برآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در جمیع اوقات مستحب و مستحسن است یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا تمام وقتوں میں مستحب ہے و مستحسن ہے۔

اور ہذا کو قبل اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنا ضرور ممکن ہے (کہ اس وقت کوئی مانع نہیں ہے اور مصروفیات سے فارغ ہوتا ہے) لہٰذا اسے صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحب ہے۔

(مدارج النبوت)

ہر ضروری کام سے پہلے درود شریف کا استحباب

درود شریف پڑھنے کے مستحب مقامات کے شمار میں ہے۔ وَبَیْنَ یَدَیْ سَائِرِ الْاُمُوْرِ الْمُھِمَّۃِ۔ یعنی تمام ضروری امور سے پہلے درود پاک پڑھنا مستحب ہے۔

بہار شریعت ص۸ ج۳، غایۃ الاوطار ص۲۴۲ ج۱،

مطالع المسرات ص۹ ۲۵

شامی ص۵۱۸ ج۱، سعایہ ص۵ ج۱، کتاب الاذکار امام نووی ص۳۰۶ ج۱

امور مہمہ کا ترجمہ غایۃ الاوطار اور بہار شریعت میں ہے "ضروری کام اور بڑے کام"، اور مطالع المسرات ص۱۳ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے والے تمام کام امور مہمہ ہیں اور تمام ضروری ہیں۔

امام شافعی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے کہ ہر مطلوب کام سے پہلے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا اور درود شریف پڑھنا بہت پیارا کام ہے

(کتاب الاذکار نووی ص۳۰۶ ج۱۔ سعایہ ص۵ ج۱)

اذان ضرور امور مہمہ سے ہے مطلوب اور ضروری کام ہے کہ قرب الٰہی کا خاص ذریعہ اور اسلامی شعار اور بڑے اسلامی فریضے کا اعلان اور سنت موکدہ قریب بواجب ہے۔ لہٰذا اس سے پہلے درود شریف پڑھنا پیارا اور مستحب ہے۔

ہر اچھے کام سے پہلے درود شریف کا استحباب

وافتتاح کل کلام

ہر کلام شروع کرنے سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

(القول البدیع ص۱۷۰)

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَعِنْدَ ابْتِدَاءِ کُلِّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ۔

ہر اچھا کام شروع کرنے سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے

(تفسیر البیان ص۱۵۱ ج ۳)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وعند افتتاح کلام غیر منہی عنہ

ہر غیر ممنوع کلام سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

(مدارج النبوۃ ص۳۲۲ ج ۱)

اور اذان بلاشک وشبہ اچھی کلام ہے لہٰذا اس سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے، نیز اذان ذکر ہے۔

ہدایہ ص۹ ج ۱ میں لِاَنَّہٗ ذِکْرٌ اور ذکر سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

علامہ شامی اور دیگر مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ

وَیُصَلِّیْ قَبْلَ الْاِشْتِغَالِ بِالذِّکْرِ مُنْفَرِدًا اَوْ مُجْتَمِعًا۔

ذکر کے ساتھ مشغول ہونے سے پہلے درود شریف پڑھے اکیلا ہو یا جماعت میں۔ (تفسیر روح البیان ص۳۰ ج ۷)

(تفسیر قرطبی ص۲۳ ج ۱۴، نیشاپوری ص۳ ج ۲۲، شامی ص۵۱۸ ج ۱)

ان احادیث مبارکہ کے پیش نظر علماء کرام ہمیشہ اپنے وعظوں اور اذکار جیسے اچھے کاموں کی ابتدا درود شریف سے کرتے چلے آئے ہیں، چنانچہ امام عبدالرؤف مناوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَقَدْ تَوَاتَرَ الْعُلَمَاءُ وَالْوُعَّاظُ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ ھٰذَا الْاَدَبَ

فَحَمِدُوا اللّٰہَ وَصَلَّوْا عَلٰی نَبِیِّہٖ اَمَامَ کُلِّ عِلْمٍ مُفَادٍ قَبْلَ کُلِّ عِظَۃٍ وَتَذْکِرَۃٍ۔

ترجمہ: بڑے بڑے علماء اس پر مسلسل عمل پیرا چلے آتے ہیں کہ ہر علم مفاد اور ہر وعظ اور ذکر وتذکیر سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اس کے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے چلے آئے ہیں۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر ص۱۲ ج ۵)

اس میں علوم مفاد اور ذکر ونصیحت کے جو الفاظ ہیں جن سے پیشتر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا پڑھنے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا تسلسل کے ساتھ اسلاف واکابر کا عمل چلا آیا ہے اذان اس سے مستثنیٰ تو نہیں؟

امام بدرالدین عینی علیہ الرحمۃ متوفی ۸۵۵ھ کل امر ذی بال کی احادیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ہر اچھے کام کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف سے کیوں ہونا چاہیئے

واما الصلوٰۃ فلان ذکرہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرون بذکرہ تعالیٰ ولقد قالوا فی قولہ تعالیٰ۔

(ورفعنا لک ذکرک) معناہ ذکرت حیثما ذکرت

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اس لئے کہ آپ کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقرون اور ملا ہوا ہے اور علماء نے آیت کریمہ ورفعنا لک ذکرک کے معنی میں کہا ہے کہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اے محبوب جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر ہوگا

(عمدۃ القاری شرح بخاری ص۱۲ ج ۱)

لہٰذا اس حدیث پاک کی رو سے اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا بلاشبہ درست اور منشاء الٰہی ورفعنا لک ذکرک کے عین مطابق ہوا

اذان کے وقت درود شریف پڑھنے کا استحباب نو سو سال پہلے کا فتویٰ

حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۴۴ھ فرماتے ہیں

درود شریف پڑھنے کے مستحب مقامات وَمِنْ مَوَاطِنِ الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ عِنْدَ ذِکْرِہٖ وَسَمَاعِ اسْمِہٖ اَوْ کِتَابِہٖ اَوْ عِنْدَ الْاَذَانِ ۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے مقاموں میں سے ایک مقام پر آپ کے ذکر کرنے یا آپ کے نام گرامی لینے یا کتاب یا اذان کے وقت ۔

(شفا شریف ص۵۲ ج ۲)

اس میں عند الاذان یعنی اذان کے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور کلمہ "عند" اذان کے اول و آخر دونوں کو عام ہے ۔

شفا شریف کی مذکورہ عبارت کی شرح کرتے ہوئے حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۱۴ھ فرماتے ہیں کہ ۔

عِنْدَ الْاَذَانِ ای الاعلام الشامل للاقامۃ

ترجمہ: اذان سے مراد اعلام ہے جو اذان شرعی و اقامت دونوں کو شامل ہے ۔ (شرح شفا ص۱۱۴ ج ۲)

سعایہ میں "عند الاقامۃ" الخ کی تشریح میں ہے

یُسْتَفَادُ مِنْہُ بِظَاہِرِہٖ اِسْتِحْبَابُہٗ عِنْدَ شُرُوْعِ الْاِقَامَۃِ کَمَا ھُوَ مُتَعَارَفٌ فِیْ بَعْضِ الْبِلَادِ ۔

(سعایہ ص۴۱ ج ۲)

یعنی اس عبارت (عِنْدَ الْاِقَامَۃِ) سے بظاہر تکبیر شروع کرتے وقت درود شریف پڑھنے کا استحباب مستفاد ہوتا ہے لہٰذا اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب اور مدت مدیدہ سے مصرح و مفتی بہ ہے، پھر جب تکبیر سے پہلے جائز ہے تو اذان سے پہلے بطریق اولیٰ جائز ہے کیونکہ اذان میں وقت فراخ ہوتا ہے اور مدصوت مرغوب ۔

منکرین (دیوبندی وہابی) تو اذان سے پہلے درود شریف پڑھنے سے روکتے تھے، ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے اذان کے علاوہ اقامت کا مسئلہ بھی درمیان میں حل فرمایا اور وضاحت فرمادی کہ صرف اذان کے وقت صلوٰۃ و سلام پڑھنا ہی مستحب نہیں بلکہ اقامت کا بھی یہی حکم ہے کہ اس سے پہلے بھی صلوٰۃ و سلام باعث اجر و ثواب ہے

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اُحِبُّ کَثْرَۃَ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ فِیْ کُلِّ حَالٍ ۔ کہ میں ہر حال میں کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کو پسند کرتا ہوں ۔

(القول البدیع ص ــــ از شمس الملۃ والدین امام سخاوی متوفی ۸۳۱ھ)

فرماتے ہیں کہ یوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہر وقت

Scanned with CamScanner

ہی مستحب ہے لیکن درود شریف شب جمعہ اور روز جمعہ پڑھنے میں استحباب کامل اور بڑی فضیلت ہے

(کتاب الصلوٰۃ، فضائل درود وسلام ص۸۵ از مولوی سید حسن استاد دارالعلوم دیوبند)

حضرات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم شخصیت کا فیصلہ فی کل حال کے عموم میں اذان سے پہلے اور بعد ہر طرح جائز ہوا۔

ہر اچھے کام کی ابتداء حمد خدا اور درود شریف سے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بحمد اللہ والصلوٰۃ علیّ فہو اقطع ابتر ممحوق من کل برکۃ۔

ترجمہ: جس اچھے کام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد اور مجھ پر درود پڑھنے سے نہ کی جائے وہ کام برکتوں سے خالی ہے۔

(الجامع الصغیر ص۹۱ ج ۲)

اذان بھی ایک اچھا کام ہے اس حدیث پاک میں کل امر کے عموم و استغراق میں اذان بھی آجاتی ہے لہٰذا اذان سے پہلے درود شریف پڑھ لینا مستحسن ہے۔

آٹھ (۸۰۰) سو سال سے بھی پہلے درود وسلام پڑھنے کا ثبوت

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مصر میں روافض کی حکومت کے دوران مؤذن اذان کے بعد خلیفہ اور اس کے وزیروں پر سلام پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب حاکم بامر اللہ مرگیا اور اس کی

بہن تخت نشین ہوئی تو مؤذن اس حکمران عورت اور اس کی وزیر عورتوں پر سلام بھیجتے تھے، جب ملک عادل، سلطان صلاح الدین بن ایوب نے عنان حکومت سنبھالی، تو اس بدعت کو ختم کردیا اور اس بدعت کی بجائے مؤذنوں کو حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھیں اور شہریوں اور دیہاتیوں کے نام اس کا حکم جاری فرمایا اللہ اس کو جزائے خیر دے آمین۔

(کشف الغمہ ص۸۷ ج ۱)

حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"مؤذنوں نے صبح مغرب اور جمعہ کی اذان کے سوا باقی نمازوں کی اذانوں کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنا جاری کیا صبح اور جمعہ کی اذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام پڑھتے تھے اور مغرب کی اذان کے وقت تنگیٔ وقت کی وجہ سے نہ پڑھتے تھے اس کا آغاز سلطان ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب کے زمانہ میں ان کے حکم سے ہوا"

(القول البدیع ص۱۹۲ مطبوعہ مدینہ منورہ)

اس کے بعد امام سخاوی علیہ الرحمہ اس صلوٰۃ وسلام کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

والصواب انہ بدعۃ حسنۃ یؤجر فاعلہ بحسن نیتہ

ترجمہ: اور درست قول یہ ہے کہ یہ اچھا نیا کام ہے اس کے کرنے والے کو حسن نیت کی بنا پر ثواب ملے گا"

شامی میں ہے" بعد میں مغرب کی اذان کے وقت بھی پڑھا جانے لگا۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۱۷۳ میں ہے۔

وَالصَّوَابُ مِنَ الْاَقْوَالِ اَنَّهَا بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ: اور درست قول یہ ہے کہ یہ اچھا نیا عمل ہے ۔

شارح جلالین شریف امام سلیمان الجمل علیہ الرحمۃ متوفی ۱۲۰۴ھ جن کی کنیت ابو داؤد اور اسم گرامی سلیمان بن عمر بن منصور ہے مصر کے مشہور مفسر فقیہہ اور علامہ ہیں ۔

(معجم المؤمنین ص۲۷۱ ج ۴)

اپنی فقہ کی مشہور کتاب "فتوحات الوہاب" میں فرماتے ہیں اور اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام کا اہتمام خاص اور التزام کے ساتھ سلطان صلاح الدین ایوبی بن ایوب کے زمانہ میں ہوا اور روزانہ مصر و شام میں صبح کی اذان سے قبل کہا جاتا

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه ۔ یہ چیز ۷۶۷ھ تک مسلسل اور ہمیشہ رہی اس کے بعد محتسب صلاح الدین برلسی کے حکم سے اس میں صلوٰۃ کا اضافہ کر کے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه ۔

کہا جانے لگا حتیٰ کہ اسے اذان کے بعد تک کر دیا گیا، جو ہمیشہ سے اب تک چلا آ رہا ہے ۔

(فتوحات الوہاب ص۳۱۰/۳۱۱ ج ۱)

حضرات واضح ہو گیا کہ اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام اگرچہ فی نفسہ ایک مسنون و مستحب چیز تھی لیکن اس سلسلہ میں خصوصاً اہتمام و التزام کے ساتھ مسلسل صورت سلطان اسلام حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ کے زمانہ مبارکہ میں ہوئی جن کی وفات

شریفہ ۵۸۹ھ میں ہوئی۔ ان کی سلطنت خلافت راشدہ کا بہترین نمونہ تھی ۔

حضرت امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ کیا اذان سے قبل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا مسنون و مستحب ہے، جیسا کہ بعد میں مسنون و مستحب ہے؟ کیا اذان سے پہلے ایسا کہنے والے کو منع کیا جائے یا نہ؟ آپ نے فرمایا کہ مؤذن حضرات صبح و جمعہ کی اذان کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی اذان میں تو اذان کے بعد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں مگر صبح و جمعہ کی اذان سے قبل ہی صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں اور مغرب میں وقت کی تنگی کی وجہ سے زیادہ تر نہیں پڑھتے" (فتاویٰ کبریٰ ص۱۲۹ تا ۱۳۱)

پھر فرماتے ہیں وجعل بدلاء الصلوٰۃ والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنعم ما فعل فجزاہ اللہ

(فتاویٰ کبریٰ ص۱۳۱ ج ۱)

ترجمہ: اس کی جگہ اذان سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا (یعنی سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ نے) خدا اسے جزا دے اس نے کیا ہی اچھا کام کیا۔

حضرت علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں ۔

اور ہمیں اذان سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کو منع کرنے کی ضرورت نہیں ۔

(فتاویٰ کبریٰ ص۱۳۱ ج ۱)

حضرت علامہ امام عثمان بن محمد شطا الدمیاطی ثم المکی علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں کہ اذان واقامت سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا مسنون ومستحب ہے ۔

قَالَ الشیخ الکبیر الکبری (انھما تسن قبلھما (فتح المعین)

ترجمہ: شیخ کبیر علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ان دونوں سے قبل صلوٰۃ وسلام پڑھنا مسنون ہے ۔ اس کی شرح اعانۃ الطالبین میں ہے ۔

اَیْ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ (ص ۲۳۳ ج ۱)

ترجمہ: اذان واقامت سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا مسنون ومستحب ہے ۔

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ کیسے حاکم تھے :

علامہ فریدی صاحب نے لکھا ہے حضرت سلطان کا انتقال ہوا اور انہوں نے اپنے پیچھے اپنی اولاد کے لئے نہ کوئی گھر چھوڑا نہ باغ نہ سامان نہ مکان ۔ صرف پینتالیس درہم اور ایک دینار چھوڑا ۔

(دائرہ معارف القرآن العشرین ص ۵۶۰ ج ۵)

مولوی ابوالحسن ندوی نے سلطان صلاح الدین ایوبی کی بہت مدح وستائش کی ہے ، لکھا ہے کہ سلطان کی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مستقل معجزہ اور اسلام کی صداقت وہدایت کی روشن دلیل ہے ۔

(۲) سلطان کی زندگی کا مقصد آخر عمر تک اسلام کی نصرت وحمایت ہی رہا ہے ۔

(۳) سلطان نہایت صحیح العقیدہ اور راسخ الاعتقاد مسلمان تھے عقائد میں اہل سنت وجماعت کے مسلک وہم اعتقاد نماز و واجب کے بڑے پابند تھے

(۴) سلطان کی حکومت سے اس دور کا خاتمہ ہوا اور دوسرے دور کا آغاز ۔ مصر سے شیعیت اور رفض کے آثار مٹنے لگے ۔ سنت کو فروغ ہوا ۔ جا بجا مدارس قائم ہوئے ۔ جن میں علماء اہلسنت علوم دینیہ کی تعلیم دیتے تھے ۔ (تاریخ دعوت وعزیمت ص ۲۴۱ - ۲۴۲)

حضرات: ایسے عادل ومومن سلطان کا عمل یقیناً لائق تحسین ہی نہیں بلکہ لائق اتباع بھی ہے ۔

کما قال صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ

جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اس کو اس کا ثواب ملے گا اور ان کا بھی جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ رائج کرے گا اس پر اس کا گناہ اور جو اس پر عمل کریں ان کا گناہ ہوگا اور ان کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی ۔

(مشکوٰۃ شریف باب العلم)

پھر اس زمانہ کے علماء کرام نے اس عمل کے جاری کرانے پر حکم صادر فرمایا تو یقیناً یہ عمل علماء سابقین کے اجماع سے مدلل و موید ہوا ۔ اس پر اعتراض اور انکار سوائے منافقت اور مجادلہ بے جا

کے کچھ نہیں۔

افسوس! ان نام نہاد مسلمانوں پر جو صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں کو بُرا بتا کر طعن وتفسیق کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ حالانکہ اکابرین امت حضرت سلطان صلاح الدّین ایوبی کو اس کار خیر پر دعائے خیر دے رہے ہیں۔ بحکم حدیث شریف۔

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا فَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا

جو کوئی اسلام میں احسن طریقہ جاری کرے، اس کو اپنا اور اس طریقہ پر چلنے والوں کے برابر بھی ثواب ملے گا۔

(اہلحدیث کا مذہب ص۸ از مولوی ثناء اللہ مصنف تفسیر ثنائی)

حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرنے سے پہلے درود وسلام

علامہ شامی اور شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہم ودیگر محققین فرماتے ہیں۔

وَالتَّنَظُّمُ مِنْہُ وَعِنْدَ قِرَاءَۃِ الْحَدِیْثِ اِبْتِدَاءً وَّ اِنْتِہَاءً

یعنی حدیث پاک پڑھنے سے اول وآخر درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ (شامی ص۵۱۸ ج۱، مدارج النبوۃ ص۳۲۴ ج۱، مطالع المسرات ص۲۵، بہار شریف ص۸۷ ج۳، غاریۃ الاوطار ص۲۴۴ ج۱، القول البدیع ص۱۶، ۱۷)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریف لکھنے سے پہلے درود شریف زبان سے پڑھا کرتے تھے۔

(فتح الباری شرح بخاری ص۹ ج۱)

اور اذان یقیناً حدیث ہے لہٰذا اس سے پہلے درود شریف مستحب ہے، حدیث رسول کی نیت اور تیاری میں محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوتی ہے خصوصاً اہل محبت کو اور آپ کی یاد (ذکر) کے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَیُصَلِّیْ عِنْدَ خُطُوْرِ ذٰلِکَ الْجَنَابِ بِبَالِہٖ۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے دل میں یاد کے وقت درود شریف پڑھے۔ (تفسیر روح البیان ص۲۲۳ ج۷)

نیز درود سلام پڑھنے سے مسلمانوں کو اذان شروع ہونے کی اطلاع ہو جاتی ہے کہ اب درود وسلام پڑھا جا رہا ہے اس کے بعد اذان ہوگی جس سے وہ تمام کلمات اذان سن سکتے ہیں، ورنہ کثرت مشاغل اور غفلت کے پُرآشوب دور میں کچھ کلمات اذان کے سماع سے محرومی ہو سکتی ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ ضروری اعلان پہلی دفعہ بسا اوقات صحیح نہیں سمجھے جا سکتے لہٰذا تکرار سے اعلان کر دیئے جاتے ہیں۔

امام اہلسنّت حضرت مولانا الشاہ رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے استفتاء کے جواب میں کہ وہ فرداً مستحب ہے اور اصلاً فرد فرض ہے اور فرمایا۔

"رب عزّوجل کا حکم مطلق ہے" اس میں کوئی استثناء فرمادیا کہ مگر اذان کے بعد نہ بھیجو۔ جب پڑھا جائے گا اسی حکم الٰہی کا امتثال

ہوگا۔ لہٰذا ہر بار درود شریف میں اداءِ فرض کا ثواب ملتا ہے
(فتاویٰ رضویہ ص۵۱۲ ج ۲)

بعد اذان کا ذکر اس لئے ہے کہ سوال بعد اذان کے متعلق تھا ورنہ یہ دلیل قبل اذان درود شریف پڑھنے کے استحباب کو بھی ثابت کرتی ہے کیونکہ فرد مطلق اور فرد ہر بار اور عدم استثناء میں اذان کا اول و آخر یکساں ہے اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مقتضائے ذوق بھی یہی ہے آیت کریمہ میں مطلق صلوٰۃ کا حکم ہے۔ لہٰذا ہر ایک درود شریف جائز ہے۔

حرمین شریفین میں اذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام

تہجد کے وقت مؤذن میناروں پر جا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام باآواز بلند عرض کرتے رہتے تھے جس سے نماز صبح سے پہلے حضور کی یاد اور نماز میں ضیاء و جلاء ہے ؎

پہلے ہو اُن کی یاد کہ پائے جلاء نماز
یہ کہتی ہے اذان جو پچھلے پہر کی ہے
(حدائق بخشش مع حاشیہ ص۹۵)

اس سے معلوم ہوا کہ امام اہلسنت عظیم البرکت علیہ الرحمہ کے نزدیک اذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام پڑھنا نہایت محبوب و پسندیدہ ہے اس سے نماز مزید ضیا پاتی ہے۔ رہا بعض کا خیال کہ خلفائے راشدین سے بالخصوص پڑھنا ثابت نہیں تو اس کا جواب یہ بھی ہے کہ یہ حضرات مؤذن رہے ہی نہیں۔

حضرت پیر مہر علیشاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا دونوں انگوٹھوں کو چومنا

ایک دن اذان شام میں حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے شہادۃ ثانیہ میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر دونوں انگوٹھوں کو بوسہ دیا میں نے عرض کیا قبلہ عالم وجہ تخصیص تقبیل الابہامین کی شہادت ثانیہ میں کیا فرمایا شامی اور روح البیان میں اسی طرح آیا ہے۔ (ملفوظات مہریہ ص۷۵)

مولوی نور محمد دیوبندی کے نزدیک انگوٹھے چومنے کا مسئلہ بالکل صحیح و ثابت و جائز ہے

مولوی نور محمد دیوبندی مالک اصح المطابع کراچی نے بھی بڑی وضاحت کے ساتھ زیر آیت یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ۲۲ سورہ احزاب) میں اس مسئلہ کو بیان کر دیا۔ کہا کہ تقبیل ابہام کا مسئلہ بالکل صحیح و ثابت و جائز ہے اس میں کوئی شک نہیں تو انہوں نے از روئے انصاف بلا تعصب اس مسئلہ کو واضح طور پر جائز قرار دیتے ہوئے فراخدلی کا ثبوت دے دیا۔ اگرچہ بعض الناس کچھ کہتے ہیں مسئلہ کے پورے جواز بیان کے بعد کہتا ہے کہ بعض لوگ اس مسئلہ میں خواہ مخواہ جھگڑتے ہیں۔ کبھی بدعت کبھی ضعف کبھی ناجائز کے فتوے لگا کر لوگوں میں تفرقہ پیدا کرتے ہیں تو وہ لوگ اپنی کم علمی کا ثبوت دیتے ہیں لِاَنَّ بَعْضَ النَّاسِ یُنَازِعُ فِیْهِ لِقِلَّةِ عِلْمِهٖ (حاشیہ جلالین ص ـــ)

جن مقامات میں درود شریف پڑھنا منع ہے

علمائے شافعیہ میں سے شیخ سلیمان جمل نے اپنی شرح "دلائل الخیرات" میں فرمایا علماء کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سات مقامات پر درود وسلام بھیجنا مکروہ بتایا ہے۔

(۱) جماع کے وقت (۲) قضائے حاجت کے وقت
(۳) خرید وفروخت کے وقت (۴) پھسلتے وقت
(۵) تعجب کے وقت (۶) جانور کو ذبح کرتے وقت اور
(۷) چھینکتے وقت

پچھلی تین صورتوں میں اختلاف ہے اور شیخ یونس بن عمران نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا ہے۔

(۱) کوڑا کرکٹ کی جگہ (۲) نجاست کی جگہ واللہ اعلم الخ

(فضائل درود وسلام صـ۲۳ از مولانا محمد شبلی قادری رضوی خطیب بابا فرید گنج شکر پاکپتن شریف)
(ناشر مرکزی مجلس رضا لاہور)

علماء دیوبند کے شیخ الحدیث مولوی محمد زکریا سہارنپوری تبلیغی جماعت والے نے

لکھا ہے کہ پیشاب پاخانہ کے وقت، بیچنے کی چیز کی تشہیر کے لئے، ٹھوکر کھانے کے وقت، قرأت قرآن کے درمیان اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام مبارک آئے یا خطیب یہ آیت پڑھے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ (تو خطبہ سننے والا) دل میں بلا جنبش زبان کے صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لے۔ اسباب تجارت

کھولنے کے وقت یا ایسے کسی موقعہ پر یعنی جہاں درود شریف پڑھنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی دنیوی غرض کا اس کو ذریعہ بنایا جائے درود شریف پڑھنا منع ہے۔ (تبلیغی نصاب فضائل درود شریف صـ۶۸،۸۸)

(فضائل درود وسلام صـ۲۹ از مفتی عنایت احمد کاکوروی) ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار لاہور)

جن مقامات پر درود وسلام پڑھنا ناجائز اور منع ہے ان تمام مکاتب فکر کے علماء نے اذان سے پہلے یا بعد درود وسلام پڑھنے کی ممانعت فرمائی۔ لہٰذا اذان سے پہلے اور بعد درود وسلام پڑھنا جائز ہے۔

اذان کے ساتھ درود وسلام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ ۔ (مسلم شریف صـ۱۶۶ ج ۱)

ترجمہ: کہ جب تم مؤذن کو سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہے پھر مجھ پر درود بھیجو جو مجھ پہ ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ پھر اللہ سے میرے لئے وسیلہ مانگو کہ وہ جنت میں ایک منزل ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ تو جو میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مؤذن سے کلمات اذان سن کر سامعین کو بھی وہی کلمات کہنے چاہئیں۔
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں بھی یہی کہے اور

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ان کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ اذان کے بعد، اذان کی دعا سے پہلے درود شریف پڑھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور سنّت ہے، کیونکہ پہلے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا اور بعد میں دعا کا حکم دیا۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسیلہ طلب کیا جاتا ہے۔

تنبیہ :- اجابت اذان کا حکم بظاہر ہر مخاطب کو ہے مگر جو جواب پر قادر ہو وہی جواب دے۔ ایک شخص پیشاب کر رہا ہے ایک استنجا کر رہا ہے اور ایک نماز پڑھ رہا ہے ان پر اجابت منع ہے۔ ایسا ہی ان لوگوں کو درود وسلام پڑھنا منع ہے۔

علامہ شامی نے فرمایا جہاں کوئی مانع شرعی موجود نہیں، وہاں درود وسلام پڑھنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

معلوم ہوا کہ قبل اذان صلوٰۃ وسلام بے اصل اور بے سند نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے یہ معنیٰ ہیں کہ تم اے ایمان والو ان (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ثناء کرو اپنی نمازوں میں اپنی مسجدوں میں وَفِی کُلِّ موطن وفی خطبۃ النکاح فلا تنسوہ اور ہر جگہ پر اور نکاح کے خطبوں میں غرض کہ کہیں آپ کو نہ بھولنا چاہیئے۔
(جلاء الافہام ص۲۲۹ از ابن قیم۔ ناشر الکتاب گنج بخش روڈ لاہور)

غیر مقلدین کے مسلمہ پیشوا علامہ حافظ امام ابن قیم

نے لکھا ہے۔ اَنْ یَعْرِفُ الْمُصَلِّیْ عَلَیْہِمْ اِنَّہٗ لَوْ اَنْفَقَ اَنْفَاسَہٗ کُلَّہَا فِی الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِمْ مَا وَفَّی الْقَلِیْلَ مِنْ حَقِّہِمْ
(جلاء الافہام ص۱۹۶ مطبوعہ گلبرگ فیصل آباد) ہر مصلی (درود شریف پڑھنے والا) یہ سمجھ لے کہ اگر تمام عمر صلوٰۃ وسلام میں صرف کر دے تو بھی جس قدر اس پر حق تھا وہ اس کے عشر عشیر سے بھی عہدہ برآ نہیں ہوا۔ (جلاء الافہام ص۴۸ مترجم)

عاشق مدینہ امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ

فرماتے ہیں کہ قلم کی روشنائی تو ختم ہو سکتی ہے بیان کے الفاظ بھی ختم ہو سکتے ہیں مگر درود وسلام بر خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلّم کا احاطہ نہیں ہو سکتا دن ہو یا رات ہمیں اپنے محسن و غمگسار آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے پھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہیئے اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔

درود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں۔ بیماریوں سے شفاء حاصل ہوتی ہے خوف دور ہوتا ہے۔ ظلم سے نجات حاصل ہوتی ہے دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اس کی

Scanned with CamScanner

محبت پیدا ہوتی ہے۔ فرشتے اس کا ذکر کرتے ہیں اعمال کی تکمیل ہوتی ہے، دل وجان ذات ومال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے پڑھنے والا خوشحال ہوجاتا ہے برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اولاد در اولاد چار نسلوں تک برکت رہتی ہے۔ (جذب القلوب)

اور عظیم تر سعادت یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کا نام حضور سراپا نور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور خوش نصیبوں کو خواب میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار فیض آثار نصیب ہوتا ہے روز قیامت مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کی سعادت نصیب ہوگی۔

(فیضان سنت ص۱۴۱-۱۴۲)

آئمہ مانعین کی کتب سے اہلسنت کی تائید

قاضی شوکانی نے لکھا ہے کہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بحمد اللہ والصلوۃ علی فھو اقطع۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اچھا کام (قول و فعل) جو اللہ تعالیٰ کی حمد اور مجھ پر درود شریف پڑھنے کے ساتھ شروع نہ کیا اس میں برکت نہیں ہے۔ یا قلیل البرکت ہے۔

(نیل الاوطار قاضی شوکانی ص۸ ج۱، عمدۃ الرعایہ ص۲ ج۱، سقایہ ص۵ ج۱، مرقاۃ شرح مشکوۃ ص۲ ج۱، کنز العمال ص۲ ج۱، التعلیق المجلی ص۵، القول البدیع ص۲۴۶)

اس حدیث پاک سے قاضی شوکانی (غیر مقلد) نے شروع کتاب سے پہلے اور ابن قیم نے ذیل کی حدیث سے ہر اچھی کلام سے پہلے درود شریف پڑھنے کو مستحب ثابت کیا ہے لہٰذا اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحسن ہے۔

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کل کلام لا یذکر اللہ فیہ ویبدأ بہ وبالصلوۃ علی فھو اقطع۔

ترجمہ: ہر ایسی کلام جس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور مجھ پر درود شریف سے ابتداء نہ ہو وہ برکت سے خالی ہے یا قلیل البرکت ہے

(جلاء الافہام ص۲۶۱، جامع صغیر سیوطی ص۹۱ ج۲، نبراس ص۲، مطالع المسرات ص۲)

ان کتب میں بطور استدلال وتائید مذکور ہے، اور اذان بھی اچھا کام اور کلام ہے، اس سے پہلے بھی درود شریف پڑھنا موجب برکت اور مستحب ہے۔

مولوی سید حسن صاحب استاد دارالعلوم دیوبند نے لکھا ہے

کہ ہر کلام مباح سے قبل درود شریف پڑھنا موجب برکت اور سبب نزول رحمت ہے۔

(فضائل درود شریف ص۹ از مولوی سید حسن صاحب)

Scanned with CamScanner

مولوی محمد ہاشم دیوبندی خلیفہ مجاز مولوی محمد زکریا تبلیغی دار العلوم

العربیۃ الاسلامیہ بری یو کے لکھتے ہیں

بعد حمد و صلاۃ دونوں عالم یعنی دنیا و آخرت کا ذرّہ ذرّہ فخر العالمین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلّم کے احسانات کا مرہون منت ہے جیسا کہ ایک حدیث میں وارد ہے۔

روی الحاکم وصححہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قَالَ اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی عِیْسٰی یَا عِیْسٰی اٰمن بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلّم وَاْمر من ادرکتہ مِنْ اُمَّتِكَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِہٖ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم ما خَلَقْتُ الجنۃ والنار ولقد خلقت العرش عَلَی الْمَاءِ فاضطرب فکتبت علیہ لا الہ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ فَسَکَنَ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی کی اے عیسیٰ ایمان لے آؤ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی امّت میں سے جس کو پاؤ حکم دو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے۔ اس لئے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا نو جنت و دوزخ کو پیدا نہ کرتا اور البتہ تحقیق کہ میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا سو وہ حرکت کرنے لگا۔ پس میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا۔ پس وہ ساکن ہو گیا۔ (وفاء الوفا ص ۱۲۷ ج ۲)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہم عدم سے وجود میں آئے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عطا کی ہوئی بے شمار ظاہری اور باطنی نعمتیں موسلا دھار بارش کی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہی سے ہر امّتی کو پہنچتی ہے جس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کے ان احسانات کے عوض سارا وقت، درود شریف پڑھنے میں خرچ کریں۔ چنانچہ عُشّاق محبوب رب العالمین نے ہزاروں لاکھوں درود و سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے ہیں (حزب الصلوٰۃ والسلام علی الحبیب الشفیع خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم ص ۶)

(ناشر دار العلوم جامعہ زکریا جوگوار ضلع بلسار۔ ہند)

حضرات! مولوی محمد ہاشم نے کبھی لکھا ہے کہ سارا وقت درود شریف پڑھنے میں خرچ کریں۔ لہٰذا اذان سے پہلے بھی آگیا کہ درود شریف بھیجتے رہے اور بعد بھی۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی لکھتے ہیں | کسے فرائض وواجبات وسنن ادا کردہ نیز حقوق عباد کہ باد متعلق باشد ادا نمودہ جملہ وقت در درود شریف صرف کند ایں فضیلتے است بس عظیم حق تعالیٰ ہر مومن را نصیب گرداند۔

ترجمہ: جو کوئی فرائض و واجبات اور سنتیں ادا کرنے اور حقوق العباد جو اس کے ذمہ ہیں ادا کرنے کے بعد تمام وقت درود شریف پڑھنے میں صرف کرتا ہے یہ عظیم فضیلت کا کام ہے۔ حق تعالےٰ ہر ایماندار کو نصیب کرے۔

(فتاویٰ دیوبند ص ۱۰۳ ج ۲)

ثابت ہوا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے فارغ ہونے کے بعد تمام اوقات درود شریف میں صرف کرنا بہت بڑی فضیلت ہے۔ (جو وہابیوں دیوبندیوں کو نصیب نہیں)

اذان سے پہلے اور بعد درود وسلام پڑھنے کے متعلق غیر مقلد

وہابی اہلحدیث، دیوبندی علماء کا فیصلہ

اہلحدیث غیر مقلدین وہابیوں کے مسلّمہ پیشوا حافظ ابن قیّم لکھتے ہیں

(۱) تمام عمر صلوٰۃ وسلام میں صرف کردے۔
(جلاء الافہام مترجم ص۱۴۸)

(۲) انسان اپنی ہر سانس میں درود شریف کا ورد جاری رکھے۔
(جلاء الافہام مترجم ص۲۱)

مفتی اعظم سعودی عرب عبدالعزیز عبداللہ بن باز کا فتویٰ

(۱) درود وسلام پڑھنا تمام اوقات میں جائز ہے۔
(عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت ص۱۵ ناشر مرکز الدعوۃ الاسلامیہ بند روڈ لاہور)

(۲) یہ درود وسلام ہر وقت ہی مشروع ہے۔
(التحذیر من البدع ص۱۴)

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ ہر وقت درود شریف پڑھتا رہے، ہر حال میں

درود شریف پڑھا کرے۔ (قصد السبیل ص۱۵)

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی زکریا سہارنپوری دیوبندی نے لکھا ہے،

جن اوقات میں بھی (درود شریف) پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے۔ (تبلیغی نصاب فضائل درود شریف ص۶۷)

مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی خطیب جامعہ اشرفیہ لاہور کہتے ہیں

صلوٰۃ وسلام اس میں کوئی شک نہیں کہ بہترین عبادت ہے اور ہر وقت اس کو پڑھنا باعث رحمت و برکت ہے۔
(روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۱۴ جنوری ۱۹۸۳ء)

ان علماء کی تحقیق سے معلوم ہوا تمام عمر تمام اوقات اور سانس اور ہر حال میں درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ خواہ اذان سے اول و آخر پڑھیں یا نماز کے بعد دعا سے پہلے محفل میلاد میں کھڑے ہو کر پڑھیں بیٹھ کر پڑھیں، تمام اوقات میں ہر حال میں درود شریف پڑھنا عبادت اور باعث رحمت و برکت ہے۔

مولوی عطاء اللہ حنیف غیر مقلّد وہابی نے لکھا ہے

اذان کے بعد درود شریف پڑھنا پھر مندرجہ ذیل دعا کا پڑھنا حصول شفاعت کا قوی سبب ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص۶۴)

(پیارے رسول کی پیاری دعائیں ص۱۷)
(ناشر المکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور)

مفتی اعظم سعودی عبدالعزیز عبداللہ بن باز کا فتویٰ

اذان کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے وقت جمعہ کے دن اور رات کو درود پڑھنا سنت مؤکدہ ہے ۔

(عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت صد ۱۵ ، ۱۶ التحذر من البدع صد ۱۲)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھا ہے

کہ اور بعد اذان کے درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیئے (دعا وسیلہ)

(بہشتی زیور حصہ دہم صد ۲۳)

مواقع درود شریف میں سے ایک موقع ۔ بعد اذان کے ۔ مسلم اور ترمذی میں کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مانگے آپ کے لئے وسیلہ اللہ تعالےٰ سے ۔

(زاد السعید فی الصلوٰۃ علی النبی الوحید صلی اللہ علیہ وسلم صد ۲ از مولوی اشرف علی تھانوی)

مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی خطیب جامعہ اشرفیہ لاہور کا فتویٰ

سوال : ۔ اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام جو آج کل رائج ہو گیا کیا جائز ہے ؟

جواب : ۔ صلوٰۃ وسلام اس میں کوئی شک نہیں کہ بہترین عبادت ہے اور ہر وقت اس کو پڑھنا باعث رحمت وبرکت ہے انصاف کی بات یہ ہے کہ اذان سے پہلے پڑھنے والے اذان سے پہلے پڑھیں اور اذان کی طرح اونچی آواز سے نہ پڑھیں ، بلکہ

آواز قدرے پست ہو اور اذان اور صلوٰۃ وسلام میں فصل ہو اگرچہ آدھے منٹ کا ہی ہو تو پھر انشاء اللہ العزیز بدعت ہونے کا احتمال نہیں ہوگا ۔ (روزنامہ جنگ لاہور جمعہ میگزین صد ۲ ۱۴ جنوری ۱۹۸۳ء)

مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی جامعہ اشرفیہ لاہور کا دوسرا فتویٰ

جناب حمید اللہ کاشف چنیوٹ پاکستان کے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے ۔

جواب : سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سننے پر ایک دفعہ درود شریف پڑھنا واجب علی الکفایہ ہے ۔ اگر سامعین میں کسی ایک نے بھی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ لیا تو سب سے واجب ادا ہو گیا ۔ یہاں تک کہ اگر اذان دینے والا اذان دینے کے بعد درود شریف پڑھ لے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے تو پھر بھی سننے والوں پر وجوب نہیں آئے گا ۔

اذان دینے والے نے جب آپ کا اسم گرامی پڑھا تو اذان کے بیچ میں وہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھ سکتا ۔ کیونکہ اس کی وجہ سے ترتیب شرعی میں خلل لازم آئے گا لہٰذا یہ بعد میں پڑھے گا ۔

(روزنامہ جنگ صفحہ ۳ مورخہ ۲۱ جولائی سہ ۱۹۸ء)

مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی جامعہ اشرفیہ کا تیسرا فتویٰ

جناب ندیم مراد کے سوال کے جواب میں درود شریف کے متعلق لکھا ہے ۔

جواب : حدیث میں آتا ہے کہ خطبہ کے وقت سنو اور خاموش

رہو اس لئے دل سے تو پڑھ لے زبان سے نہیں۔ جس طرح نماز کی حالت میں ہم زبان سے ایسی حالت میں نہیں پڑھ سکتے۔

اذان کے وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے اس لئے اس وقت پڑھا جاتا ہے ہم تو آقا کے غلام ہیں، جہاں کہا پڑھو، پڑھ لیا۔ جہاں منع فرمایا چھوڑ دیا۔

(روزنامہ جنگ لاہور (ب) ۲۴ / اگست ۱۹۸۴ء)

اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا۔ لہٰذا اگر پڑھا جائے تو جائز ہے۔

مولوی ابوالبرکات احمد غیر مقلد وہابی اہلحدیث نے ایک سوال جواب لکھا ہے

سوال: اوقات خمسہ کی مسنون اذان سے متصل پہلے یا بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لاؤڈ سپیکر میں اونچی آواز سے بایں الفاظ درود پڑھنا درست ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰہ

اس کا کوئی ثبوت احادیث اور عہد خیر القرون سے ملتا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔ (السائل: منیر احمد دیپالپوری)

جواب: اذان کے بعد درود اور دعا کا ذکر ہے

(فتاویٰ برکاتیہ ص۲۱ الراقم ابوالبرکات احمد وہابی غیر مقلد، ناشر محمد یحییٰ طاہر کامونکے وہابی)

حضرات: مولوی ابوالبرکات احمد غیر مقلد وہابی اہلحدیث نے اذان کے بعد درود اور دعا کا اقرار کیا جو جائز ہے۔

ہم اہلسنّت وجماعت کے نزدیک تو اذان سے پہلے اور بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا درست ہے۔ جس سے دیوبندی وہابی مودودی محروم ہیں۔

منکرین درود شریف اگر اذان سے پہلے نہیں پڑھتے۔ بعد میں تو ان کے نزدیک بھی جائز ہے، ہم پہلے پڑھ لیتے ہیں اور یہ بعد میں پڑھ لیں، مگر وہابی دیوبندی پڑھتے ہی نہیں، یہ اہلسنت وجماعت کی نشانی ہے جو اذان سے پہلے اور بعد بھی پڑھ لیتے ہیں، اگر اذان کے بعد درود پڑھنا اور دعا کرنا اذان کی جز نہیں بنتا تو اذان سے پہلے پڑھنے سے بھی اذان کا حصہ نہیں بن سکتا۔

مولوی ابوالبرکات احمد اہلحدیث غیر مقلد شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ کا فتویٰ

سوال: ہر اذان سے پہلے ہمارے معاصر الصلوٰۃ والسلام وغیرہ پڑھتے ہیں مگر لاؤڈ سپیکر نہ ہونے کی صورت میں نہیں پڑھتے۔ (السائل ایم سلیم عزیز جامع مسجد پاکپتن)

جواب: اس کا تعلق دراصل ہمارے معاصر حضرات سے ہے، بہتر تھا کہ ان سے پوچھ لیتے کہ آپ اس طرح کیونکر کرتے ہیں بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اصل میں ان کا مقصد عبادت نہیں ہے بلکہ لوگوں کو سنانا ہے، ورنہ سپیکر کے ساتھ کیا واسطہ ہے۔ سپیکر ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں درود پڑھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا ثبوت دیں۔

سوال میں ذکر کردہ ان کے رویہ سے یہ معلوم ہوا کہ نمائش مقصد

ہے ، عبادت نہیں ۔ اللہ رب العزت ہر ایک کو سمجھ نصیب فرمائے ۔ آمین (تصدیق حافظ محمد گوندلوی)

(فتاویٰ برکاتیہ صفحہ ۸۷ - ۸۸ از مولوی ابو البرکات احمد شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ)

(ناشر محمد یحییٰ طاہر وہابی)

مولوی ابو البرکات احمد وہابی نے سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر اذان سے پہلے عبادت سمجھ کر اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا ثبوت دیتے ہوئے سپیکر ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں یعنی سپیکر میں اور بغیر سپیکر کے نمائش مقصد نہیں عبادت سمجھ کر درود اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھ لیں تو جائز ہے۔

حضرات اہلسنّت وجماعت تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں عبادت سمجھ کر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔ جس سے وہابی دیوبندی محروم ہیں۔ اور مولوی ابو البرکات احمد نے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کو درود بھی تسلیم کیا ہے اللہ تعالیٰ منکروں کو صحیح سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

استاد دارالعلوم دیوبند مولوی سید حسن صاحب نے لکھا ہے کہ

(۱) اذان کے بعد درود شریف پڑھنا افضل ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اذان سنو اذان کا جواب دو پھر مجھ پر درود پڑھو۔

(مسلم عن عبداللہ بن عمرو بن العاص)

(۲) تکبیر کے وقت درود پڑھنا افضل ہے۔

(۳) قرآن کریم ختم ہونے کے وقت درود پڑھے۔

(۴) قرآن کریم کی قرأت سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھنا افضل ہے۔ اسی طرح حدیث اور علوم دینیہ کے تدریس سے پہلے اور بعد میں نیز وعظ اور تبلیغ دین کے وقت بھی درود شریف پڑھنا افضل و موجب برکت ہے۔

(جذب القلوب)

حضرات: استاد دارالعلوم دیوبند نے لکھا ہے کہ اذان کے بعد درود شریف پڑھنا افضل ہے اور تکبیر کے وقت درود پڑھنا بھی افضل ہے اور قرآن کریم سے پہلے اور بعد میں بھی درود شریف پڑھنا افضل ہے تو جب اذان کے بعد درود شریف اور تکبیر کے وقت درود شریف پڑھنا اذان کی جز نہیں بنتا اور قرآن کریم کی قرأت سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھنا قرآن پاک کی جز نہیں بنتا تو اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا بھی اذان کی جز نہیں بنتا۔ اور لکھا کہ

(۵) ہر کلام مباح سے قبل درود شریف پڑھنا موجب برکت اور سبب نزول رحمت ہے تو کیا اذان کلام مباح نہیں۔ اگر نہیں تو ثابت کریں۔ اگر ہے تو برکت اور رحمت حاصل کرنے کے لئے درود شریف پڑھنا جائز ہوا۔

(۶) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہر وقت ہی مستحب ہے۔ لیکن درود شریف شب جمعہ اور روز جمعہ پڑھنے میں استحباب

کامل اور بڑی فضیلت ہے۔ (کتاب الصلوات)

(فضائل درود و سلام ص۸۷ تا ص۹ از مولوی سید حسن صاحب استاد دار العلوم دیوبند)

جب درود بھیجنا ہر وقت ہی مستحب ہے تو اذان سے پہلے بھی پڑھ سکتے ہیں اور بعد میں بھی۔

مولوی محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد اہلحدیث نے لکھا ہے

مقام وسیلہ کے تعین کی حدیث وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وارجوا اکون انا هو فمن سال لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة

(صحیح مسلم ص۱۸۶ ج ۱۔ مشکوۃ ص۶۵)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سنو تم مؤذن کو (یعنی اذان سنو) تو جیسے کلمات مؤذن کہتا ہے تم بھی اسی طرح کہو پھر (اذان سن کر) مجھ پر درود بھیجو۔ بیشک جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس کے عوض اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے، پھر میرے لئے اللہ تعالے سے وسیلہ مانگو کہ وہ (وسیلہ) جنت میں ایک منزل ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک ہی بندے کے لئے مقرر ہے اور مجھے پوری امید

ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ پس جس شخص نے مانگا اللہ تعالے سے میرے لئے وسیلہ واجب ہوتی ہے اس کے لئے شفاعت میری۔

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جب مؤذن اذان شروع کرے تو تم وہی کلمے جواب میں کہتے جاؤ جب ساری اذان کا جواب دے چکو۔ اور اذان ختم ہو جائے تو پھر درود شریف قعدہ نماز والا پڑھو کہ اللہ اس درود شریف پڑھنے کے بدلے میں دس رحمتیں نازل کرے گا۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ الخ اگر دعا یاد نہ ہو تو درود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (جمال مصطفٰے ص۲۲۸ از مولوی محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد وہابی)

(نماز مقبول ص۲۶ از مولوی محمد صادق سیالکوٹی)

مولوی صادق صاحب نے بھی اذان ختم ہونے کے ساتھ درود شریف پڑھنا لکھا ہے تو جب اذان ختم ہونے کے ساتھ درود شریف ابراہیمی پڑھنا اذان کی جز نہیں بنتا تو اذان سے پہلے درود و سلام اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پڑھنا بھی اذان کی جز نہیں بنتا۔

مولوی محمد احتشام الحسن کاندھلوی نے لکھا ہے کہ

صلوٰۃ و سلام کے مواقع میں ایک موقع اذان کے بعد بھی ہے۔ آگے حضرت عبد اللہ بن عمر والی حدیث پاک لکھی جو صفحہ گزر چکی ہے۔

پھر لکھا ہے کہ ہر وقت صلوٰۃ و سلام بھیج سکتا ہے، اس کے لئے کسی وقت کی تعین اور تحدید نہیں۔ البتہ بعض مواقع ایسے ہیں

کہ ان میں خصوصیت کے ساتھ صلوٰۃ وسلام بھیجنے کی ترغیب اور تاکید کی گئی ہے ان اوقات میں صلوٰۃ وسلام کو ہرگز ترک نہ کرنا چاہیئے۔

مولوی فردوس شاہ قصوری نے لکھا ہے کہ | ہر فرصت کے وقت

جب کوئی مانع نہ ہو درود شریف پڑھنا مستحب ہے یعنی بہتر اور ثواب ہے۔ فتاوی شامی میں یہ چند مقام خصوصی لکھے ہیں ان میں اذان کے الفاظ کا جواب دینے کے بعد اور تکبیر کے وقت کوئی بڑا کام کرتے وقت مستحب ہے حدیث میں آیا ہے کہ اذان کہنے والے کی آواز سنو تو جو کچھ وہ کہے تم بھی کہو پھر جب اذان ختم ہو تو مجھ پر درود پڑھو۔

(الصلوٰۃ والسلام ص۱۲۰-۱۲۱ از مولوی فردوس شاہ قصوری)

مولوی محمد قاسم قاسمی نے لکھا کہ | وہ خاص اوقات جن میں درود شریف پڑھنا مستحب

ہے ان میں سے ایک مقام اذان کے بعد پہلے درود شریف پڑھے بعد میں دوسری دعاء پڑھے۔

(مسلم ترمذی، درود و سلام علی خیر الانام ص۴۵)

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے | کہ ہر وقت درود شریف پڑھتا رہے اس میں وضو

اور کسی گنتی کی ضرورت نہیں ہے وضو اور بے وضو ہر حال میں درود شریف پڑھا کرے۔ (قصد السبیل ص۱۵ از مولوی اشرف علی تھانوی ناشر کتب خانہ مظہری کراچی)

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے کلام سے قبل الاذان

درود کے جواز کا اثبات

سوال: جہرا افضل ہے یا خفی بالدلائل ارقام فرمادیں۔

جواب: دونوں میں فضیلت من وجہ کسی وجہ سے جہرا افضل ہے اور بعض وجہ سے خفی افضل ہے اور دلیل یہ ہے کہ حق تعالے نے مطلق ذکر کا حکم فرمایا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا اور مطلق کے فرد میں جو ہو مامور ہے۔

مولوی رشید احمد کے کلام سے درود شریف قبل الاذان کا جواز یوں ثابت ہے کہ جس طرح اللہ تعالے نے مطلق ذکر کا حکم فرمایا ہے اور مطلق کے افراد میں جو ہو مامور ہے۔ اسی طرح حق تعالے نے صلوا علیہ میں درود شریف کا حکم فرمایا ہے۔ درود شریف قبل الاذان وغیرہ اس مطلق کے افراد ہیں اور مامور ہیں۔ برھان یوں مرتب ہوگی۔

صغریٰ . . . . . کبریٰ

صلوٰۃ قبل الاذان مامور ہے   اور ہر مامور میں فضیلت ہے

حد اوسط ساقط ہونے پر نتیجہ آئے۔ صلوٰۃ (یعنی درود شریف) قبل الاذان میں فضیلت ہے۔ تو مولوی رشید احمد کے کلام سے معلوم ہوا کہ اذان سے قبل درود شریف پڑھنے میں فضیلت ہے لہذا جو لوگ اذان سے قبل درود شریف پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور اسے بدعت کہتے ہیں وہ اپنے پیشوا کی تعلیمات سے نابلد ہیں۔

نیز مولوی گنگوہی کے کلام سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ یا کوئی اور درود شریف پڑھا تو وہ مامور اور اس میں فضیلت ہے کیونکہ اللہ تعالے نے صلوا علیہ میں مطلق درود شریف کا

حکم فرمایا ہے اور یہ سب صیغے مطلق درود شریف کے فرد ہونے کی وجہ سے مامور ہیں۔

مولوی محمد ادریس انصاری نے لکھا ہے کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر یہ کہ بھیجیں اس کے پیغمبر پر درود اور اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں (میری نماز صفحہ …)

مولوی قطب الدین خاں صاحب دہلوی نے لکھا ہے کہ

فرض کیا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر صلوٰۃ وسلام بھیجیں اس کے پیغمبر پر اور نہیں کیا اس کے لئے کوئی وقت معین، پس واجب ہے کہ بہت کہا جائے اور غفلت نہ کی جاوے اس میں۔

(مظاہر حق شرح مشکوٰۃ صفحہ ۳۰۴ مطبوعہ لکھنؤ)

مولانا محمد سعید شبلی قادری رضوی سابق خطیب جامع مسجد بابا فرید گنج شکر پاکپتن شریف فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر وقت صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہا کرو۔

(فضائل درود وسلام صفحہ ۶ ناشر مرکزی مجلس رضا لاہور)

صاحبزادہ محمد طیب الرحمٰن چھوہروی فرماتے ہیں درود شریف افضل و مستحن عبادت ہے ہر جگہ بلحاظ آداب و شرائط پڑھا جا سکتا ہے سلف و خلف کا معمول و مروج ہے۔

(فتویٰ صفحہ ۱ شائع کردہ دار العلوم الاسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ)

مفتی عنائت احمد کاکوروی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آیت میں کچھ عدد اور وقت مذکور نہیں ہے

جس طرح کلمہ شہادت پڑھنا ساری عمر میں ایک بار فرض ہے اسی طرح درود وسلام بھی ایک بار فرض ہے اور شفا میں قاضی ابوبکر سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے فرض کیا ہے اپنی خلق پہ درود اور سلام بھیجنا اپنے پیغمبر پر اور کوئی وقت مقرر نہیں کیا پس واجب ہے کہ آدمی بکثرت درود وسلام بھیجے اور غافل نہ رہے۔

(فضائل درود وسلام صفحہ ۱۶ از مفتی عنایت احمد کاکوروی)

حضرات دلائل سے ثابت ہوا کہ تمام مسالک کے نزدیک درود وسلام کے لئے نہ تعداد معین ہے اور نہ وقت مقرر ہے بلکہ کثرت سے پڑھنا ثابت ہے۔ اور اذان سے پہلے یا آخر درود وسلام پڑھنا ایک اچھا طریقہ ہے جس کو مسلمان اچھا سمجھتے ہیں، ہر شہر میں ہر بستی میں لاہور میں داتا گنج بخش یا شرقپور شریف، علی پور شریف، بصیر پور شریف گولڑہ شریف ملتان شریف وغیرہ جہاں بھی اللہ والوں کے آستانے ہیں وہاں ہر مسجد میں اذان کے اول یا آخر درود شریف پڑھتے ہیں۔

حدیث پاک: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِيْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِيْحٌ

ترجمہ: جس کام کو اکثر مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہوتا ہے اور جس کو اکثر مسلمان برا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی برا اور ناجائز ہوتا ہے اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ

اِنَّ اُمَّتِیْ لَا یَجْتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَۃٍ

بے شک میری امت گمراہی پر متفق نہیں ہو سکتی۔ (ابن ماجہ شریف)

حضرات! درود وسلام پڑھنے والے تو گمراہ نہیں ہو سکتے۔ ہاں درود وسلام سے روکنے والے ضرور گمراہ ہیں۔ اور درود وسلام پڑھنے والا تمام عالم ملکوت میں محبوب اور پیارا بن جاتا ہے۔ گناہوں کی گندگی اور سیاہی سے صاف وشفاف ہو کر ملکوتی اور نورانی بن جاتا ہے

درود وسلام پڑھنے والے کے لئے اعزاز واکرام

حضرت عامر بن ربیعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے خود سنا رسول اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور ارشاد فرمایا۔

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ صَلّٰى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذَالِكَ اَوْ لِيُكْثِرْ۔

(الترغیب عن احمد)

ترجمہ: جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے جب تک وہ درود پڑھتا رہتا ہے فرشتے اس پر درود پڑھتے رہتے ہیں۔ اب جس کا جی چاہے کم درود پڑھے اور جس کا جی چاہے زیادہ پڑھے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب بندہ درود شریف پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کے جواب میں کہتا ہے۔

وَاَنْتَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ (اور تجھ پر بھی اللہ تعالےٰ رحمت نازل فرمائے) (ترغیب از مسند امام احمد)

جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اور فرشتے اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

روایات مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف پڑھنے

والے کا اللہ کے فرشتے بھی اعزاز واکرام کرتے ہیں اور اس پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں اور بارگاہ رب العزت سے اس کے لئے رحمت ومغفرت طلب کرتے ہیں اور جب تک وہ صلوٰۃ وسلام میں مشغول رہتا ہے۔ فرشتے اس کی جانب متوجہ رہتے ہیں غرض ایک جنبش لب کی بدولت تمام عالم ملکوت میں محبوب اور پیارا بن جاتا ہے اور یہ اس لئے کہ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے گناہوں کی گندگی اور سیاہی سے صاف وشفاف ہو کر خود بھی ملکوتی اور نورانی بن جاتا ہے، چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا گناہوں کو ایسا مٹاتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آپ پر سلام بھیجنا گردنوں کے آزاد کرنے سے بھی افضل ہے اور آپ کے ساتھ محبت رکھنا تلواروں کے ساتھ راہ خدا میں جہاد سے افضل ہے۔

(جذب القلوب از مکیہ) تجلیات مدینہ صـ۲۳۷ از مولوی احتشام الحسن کاندھلوی)

سامراج کے پٹھو، ذکر مصطفےٰ کے دشمن، درود وسلام سے روکنے والے

علامہ سید احمد بن زینی دحلان مفتی مکہ فرماتے ہیں

كَانَ يَنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَتَاَذّٰى مِنْ سَمَاعِهَا وَيَنْهٰى عَنِ الْاِتْيَانِ بِهَا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَعَنِ الْجَهْرِ بِهَا عَلَى الْمَنَائِرِ وَيُؤْذِيْ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَيُعَاقِبُهُ اَشَدَّ الْعِقَابِ حَتّٰى اَنَّهُ قَتَلَ رَجُلًا اَعْمٰى كَانَ مُؤَذِّنًا صَالِحًا ذَا صَوْتٍ حَسَنٍ نَهَاهُ

عن الصلٰوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنارہ بعد الاذان فلم ینتہ واتیٰ بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بقتلہ فقتل" ترجمہ: (محمد بن عبدالوہاب نجدی) حضور نبی کریم علیہ السلام پر درود وسلام پڑھنے سے منع کرتا تھا۔ اور درود شریف سن کر رنجیدہ ہوتا تھا جمعہ کی رات میناروں پر بلند آواز سے درود شریف پڑھنے سے منع کرتا تھا اور جو ایسا کرے اسے سخت ترین سزا دیتا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے ایک خوش آواز نابینا متقی مؤذن کو صرف اس لئے قتل کر دیا تھا کہ وہ عاشق مصطفٰے منع کرنے کے باوجود منارہ پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اذان کے بعد درود شریف پڑھتا، سو نجدی نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ اور اس کو قتل کر دیا گیا۔

(الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیہ ص۴۲)

پسچ ہے

تیری محفل بھی گئی چاہنے والے بھی گئے
شب کی آہیں بھی گئیں صبح کے نالے بھی گئے

ان ظالموں کے کل بھی یہی کارنامے تھے اور آج بھی یہی ہیں اللہ تعالٰے ہر مسلمان کو ان کے شر سے بچائے۔ آمین

معلوم ہوا کہ درود وسلام سے منع کرنا اذان سے اول یا آخر درود شریف کے پڑھنے سے روکنا اور لڑنا جھگڑنا۔ نجدیوں وہابیوں دیوبندیوں کا پرانا طریقہ ہے اور صلوٰۃ وسلام پڑھنا سارے مسلمانوں کا طریقہ ہے۔ اور جو تمام مسلمانوں کے طریقہ کے خلاف کرے۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۠

(سورۃ نساء آیت ۱۱۵)

ترجمہ: اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی اس راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

حضرات: مسلمانوں کی راہ چھوڑنے والے کون ہوئے وہ جو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ۔ نہیں پڑھتے اور پڑھنے سے روکتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالٰے نے فرمایا اسے ہم اس کے حال پر چھوڑ دیں گے۔ اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔

اللہ تعالٰے ان لوگوں سے بچائے جو دوزخ کی راہ پر چل رہے ہیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس راہ پر چلا کر دوزخ میں لے جانا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالٰے ہم سب مسلمانوں کو رسول خدا اور مسلمانوں کی راہ پر پر چلتے ہوئے اذان سے پہلے اور بعد دعا سے پہلے اور بعد اور ہمیشہ ہمیشہ اپنے آقا و مولا پر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ

پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

منکرین اور مانعین کے سردار اہلحدیث ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ

اصل مسکوت عنہ میں جواز و اباحت ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ ص۱۵۷ ج ۱)

دیوبندیوں کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ نمازی کے آگے جوتے رکھنا جائز ہے یا مکروہ۔

جواب: اس کی کوئی کراہت منقول نہیں لہٰذا کچھ حرج نہیں مسکوت عنہ جس کے کرنے نہ کرنے کا شریعت نے کوئی حکم نہ دیا ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۲۷۶ ج ۲)

تو گویا اذان سے پہلے درود و سلام کا پڑھنا مسکوت عنہ ہے کہ شارع علیہ السلام نے منع نہیں فرمایا اور مسکوت عنہ میں اباحت (جواز) ہوتا ہے۔ اور نہ ہی کراہت منقول ہے۔ لہٰذا مولوی ثناء اللہ امرتسری اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ کے مطابق کچھ حرج نہیں بلکہ اباحت ہے یعنی جائز ہے۔

لہٰذا منکرین درود و سلام کے علماء کے فتویٰ کے مطابق اذان سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود و سلام پڑھنے سے منع نہیں فرمایا لہٰذا اذان سے پہلے بھی صلوٰۃ و سلام پڑھنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نواب صدیق حسن بھوپالوی جو کہ وہابیوں کی مستند شخصیت ہیں جن کے بارے میں وہابیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ قرآن اور حدیث کو بہت اچھی طرح سمجھتے تھے۔ واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ "بہت سے اوقات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے بارے میں امر وارد ہوا۔ سو ان میں سے بعض وقتوں میں درود پڑھنا واجب ہے اور بعض میں مستحب ہے۔ جیسے ہم بیان کرتے ہیں۔ پس ان میں سے ایک آذان کے بعد۔ اس حدیث کی وجہ سے امام احمد نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کسی مؤذن کو تم اذان دیتے سنو تو جیسے وہ کہتا ہے۔ اسی طرح کہتے جاؤ پھر مجھ پر درود پڑھو۔ کیونکہ جس نے مجھ پہ ایک دفعہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود پڑھتا ہے۔

(تفسیر ترجمان القرآن ص۱۰۴ ج ۱۱)

رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے تو آذان کے بعد درود شریف پڑھنے والا تو ثواب کا اور رحمت پروردگار کا مستحق ہے۔ مگر دیوبندی وہابی اس کو بدعتی جہنمی نا معلوم کیا کیا کہتے ہیں پتہ چلا کہ دیوبندی وہابی مودودی آذان کے بعد درود شریف پڑھنے کو روکنے والے اعلانیہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی مخالفت کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

امت محمدیہ کے جلیل القدر محدث علامہ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق الدینوری المعروف ابن السنی علیہ الرحمۃ جن کا انتقال ۳۶۳ھ

میں ہوا۔ نے اسی روایت کو باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عِنْدَ الْاَذَانِ یعنی باب آذان کے وقت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود شریف پڑھنے کے بیان میں درج فرمایا ہے۔
اتنے بڑے محدث کا یہ باب باندھنا اور لفظ عند الاذان لانا
ثابت کرتا ہے کہ ان کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ اذان سے پہلے یا بعد
درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ باعث رحمت و برکت ہے۔
بدعت نہیں۔

حضرت فقیہہ اعظم ابو الخیر محمد نور اللہ النعیمی قدس سرہ العزیز

درود و سلام پڑھنے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔
صلوٰۃ وسلام اور آیات قرآنیہ مع اعوذ تسمیہ کا قبل از اذان پڑھنا
یقیناً ثواب ہے کہ یہ صلوا علیہ الآیہ پر عمل ہے اور تلاوت قرآن کریم بھی
مامور بہا ہے۔ رہا یہ کہ ہر وقت پڑھنا جائز ہے مگر قبل از اذان تخصیص
کیوں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ امر مطلق کہ مقید بغیر الاذان کرنے والی کونسی
دلیل ہے۔ حالانکہ اطلاق بمنزلۃ النص ہے جس کی تخصیص خبر واحد سے بھی
نہیں ہو سکتی اور یونہی مواظبت سے کون سا حرج ہے۔ جبکہ صحیحین وغیر
ہما کی احادیث صحیحہ سے ثابت کہ اچھے کام کی مواظبت سے وہ کام
اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ بن جاتا ہے۔
فتاوی نوریہ صـ ۶۲۶ ج ۳

مغرب کی آذان کے وقت دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔
قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ
اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ
وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ۔
ترجمہ: کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ مغرب
کی اذان کے وقت یہ کہہ لیا کرو کہ اے اللہ یہ تیری رات کے آنے
اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے بلانے والوں کی
آوازیں ہیں تو مجھے بخش دے۔
(رواہ ابوداؤد شریف)

۵ حضرت عبد اللہ بن عمر کی روایت ہے۔
کُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ
ترجمہ: ہم کو مغرب کی اذان کے وقت دعا کا حکم دیا جاتا تھا۔
(رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر)
ظاہر یہ ہے کہ اذان کے اول یا بعد کو دعا مانگ لے۔

۶ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ وسلم لَا یُرَدُّ الدُّعَا
بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ۔
ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اور اقامت کے
درمیان دعا رد نہیں ہوتی ہے۔ (رواہ ابوداؤد)
لا یُرَدُّ سے سارا وقت مراد ہے۔ جب بھی دعا مانگے قبول ہو

Scanned with CamScanner

گی۔ مگر بہتر یہ ہے کہ متصل اذان سے دعا مانگے۔

● حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وسلّم بَیْنَ کل اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ بَیْنَ صَلٰوۃٌ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ یَّشَاءُ

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آذانوں کے درمیان صلواۃ ہے۔ دو اذانوں کے درمیان صلوۃ ہے۔ پھر تیسری بار فرمایا اس کے لئے جو چاہے۔ (بخاری و مسلم)

دونوں اذانوں سے مراد، ایک اذان نماز ہے اور دوسری اذان اقامت یعنی تکبیر کو اذان کہا گیا ہے۔ صلوٰۃ سے مراد یہاں دعا ہے مقصد یہ ہے کہ اذان اور تکبیر کے درمیان دعا مانگا کرو۔ یا نماز مراد ہے یعنی نماز نفل پڑھ لیا کرو۔ اقامت سے پہلے درود شریف حنفی اور شافعی مذہب میں آیا ہے۔ جب اقامت کو حدیث کی روشنی میں اذان کہہ سکتے ہیں تو اقامت سے قبل اذان ہے تو ثابت ہو گیا کہ اذان سے قبل درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

● حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ دعا پڑھے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آخر تک

اذان کے وقت اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

(رواہ مسلم)

ظاہر ہے کہ یہ دعا اذان کے اوّل پڑھی جائے گی۔ جب مؤذن کی آواز کان میں آئے۔ کیونکہ درمیان میں پڑھنے سے جواب اذان میں خلل واقع ہوگا۔

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ یعنی جو مؤذن کو سنے ان لفظوں سے معلوم ہوا کہ اذان کے اول دعا مانگنا سنّت ہے یہی دعا مذکور صلوٰۃ وسلام کے لئے بھی جواز کی دلیل ہے اتنا فرق ہے کہ یہ مذکورہ دعا عام آدمی اذان سنتے ہی پڑھ لے اور صلوٰۃ وسلام اذان کے اوّل پڑھا جاتا ہے وہ مؤذن بھی پڑھ سکتا ہے۔

● حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا وفی روایۃ تحت المطر۔

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد کی جاتی ہیں۔ اذان کے وقت کی دعا اور جہاد کے وقت کی دعا، جب بعض بعض کو قتل کر رہے ہوں اور ایک روایت میں ہے بارش کے وقت کی دعا۔

(رواہ ابوداود)

یہاں بھی اذان کے بعد دعا مانگے۔ کیونکہ اذان کے اندر اجابت اذان کا وقت ہے تاکہ خلل نہ ہو اور قبل اذان دعا مانگنا بھی حدیث

شریف میں آگیا ہے اور دعا کے اوّل اور آخر درود و سلام بھی سنّت مستحبہ ہے۔

6 حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ ۔

ترجمہ: درود و سلام مجھے بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث پاک میں امر کا لفظ مطلق ہے یہاں کوئی قید نہیں اس اطلاق سے ثابت ہوگیا کہ صلوٰۃ وسلام چاہے قبل اذان ہو چاہے بعد اذان ہو۔ مسجد میں یا خارج مسجد ہو مستحب ہے۔ کبھی امر استحباب پر محمول ہوتا ہے بعض نے مباح مانا ہے۔ کیونکہ مباح کام نیت خیر سے مستحب ہوجاتا ہے۔

لہٰذا قبل الاذان صلوٰۃ وسلام مستحب ٹھہرا مستحب پر عمل کرنے والا قابل ملامت نہیں۔ ثواب کا حقدار ہے قواعد اسلامیہ کے تحت جب جواز صلوٰۃ قبل اذان ثابت ہے جواز پر عمل کرنے والا کیسے مجرم ہوسکتا ہے۔

علامہ ابن قیم نے اپنی مشہور کتاب "جلاء الافہام" میں باب باندھا ہے کہ کن کن مواقع خاص طور پر درود وسلام بھیجنا چاہیئے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ۔

الموطن السادس من مواطن الصلوٰۃ علی النّبی صلی اللہ علیہ بعد اجابتہ المؤذن وعند الاقامۃ۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے مواقع میں

چھٹا موقع ہے۔ مؤذن کی اذان سننے کے بعد اور اقامت (تکبیر جماعت) سے پہلے۔ (جلاء الافہام ص۳۰۸)

علامہ امام حافظ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشہور کتاب "القول البدیع" میں بھی باب باندھا ہے۔

الباب الخامس فی الصلوٰۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ

(پانچواں باب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اوقات مخصوصہ میں درود شریف بھیجنے میں) اس میں فرماتے ہیں۔

وبعد اجابتہ المؤذن مؤذن کی اذان سننے کے بعد۔

وفی الصلوٰۃ وعقبہا وعند اقامتہا۔

اور نماز کے اندر اور نماز کے بعد اور اس کے قائم ہونے کے وقت

اور یہی علامہ امام حافظ سخاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، پانچ وقتہ نمازوں کی اذان کے ساتھ فجر، جمعہ اور مغرب کی اذان سے پہلے اور ظہر و عصر اور عشاء کی اذان کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں اختلاف ہے کہ۔

ھَلْ ھُوَ مُسْتَحَبٌّ او مکروہ او بدعۃ اومشروع واستدل لدول بقولہ تعالیٰ "وافعلوا الخیر" ومعلوم ان الصلوٰۃ والسلام من اجل القرب لاسیما وقد تواردت الاخبار علی الحث علی ذالک مع ماجاء فی فصل الدعا عقب الاذان والثلث الاخیر من اللیل وقرب الفجر والصواب انہ بدعۃ حسنۃ یؤجر فاعلہ بحسن نیتہ۔ (القول البدیع ص۱۹۳)

کیا یہ مستحب ہے یا مکروہ ہے یا بدعت ہے یا مشروع ؟ مستحب کہنے والوں کی دلیل ۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ بھلائی کرو اور یہ تو سب کو معلوم ہے کہ بیشک (حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر) صلوٰۃ و سلام پڑھنا (بھلائی) اور بلاشبہ قرب الٰہی کا سبب بڑا ذریعہ ہے اور بیشک درود و سلام کی ترغیب میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں جو دعا کی فضل میں آئی ہیں اور اذان کے بعد اور رات کے آخری حصہ میں اور قرب فجر میں اور حق یہی ہے کہ یہ بدعت حسنہ ہے اور اس کے کرنے والا اپنی نیت کے حسن و اچھا ہونے کی وجہ سے اجر و ثواب پائے گا ۔ افسوس آج کل بعض لوگ اذان کے بعد اور پہلے صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بدعت ہے حالانکہ حدیث میں اس کا حکم ہے اور اکثر بلاد عرب میں اذان کے بعد اور پہلے صلوٰۃ و سلام یعنی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھا جاتا ہے ۔ جیسا کہ اسی کتاب کے ص۔۔۔ پر لکھا ہے کہ اسی طرح مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں بھی حکومت نجدیہ کے آنے سے پہلے پڑھا جاتا تھا معلوم ہوا کہ آج سے تقریباً سو سال پہلے حرمین شریفین میں بھی اذان کے بعد درود شریف پڑھا جاتا تھا لیکن محمد بن عبدالوہاب اور اس کے پیروکاروں نے اس سنت کو حرمین شریفین سے مٹا دیا اور اذان کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھنا بند کر دیا ۔

امام علامہ عثمان بن محمد شطا الدمیاطی ثم المکی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ

اذان اور اقامت سے پہلے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

بھیجنا مسنون و مستحب ہے ۔

وَقَالَ الشَّیْخُ الْکَبِیْرُ الْبَکْرِیُّ اِنَّھَا تُسَنُّ قَبْلَھُمَا ۔

ترجمہ: شیخ کبیر علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اذان و اقامت سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنا مسنون ہے ۔ (فتح المعین ص۔۔۔)

اس کی شرح میں ہے ۔

ای الصلوٰۃ والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل الاذان والاقامۃ ۔

ترجمہ: اذان سے قبل اور اقامت سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا مسنون و مستحب ہے ۔

(اعانۃ الطالبین ص۲۲۳ ج ۱)

حضرات: زمانہ سابق میں بھی اذان کے ساتھ درود شریف پڑھا گیا مثلاً

(۱) یہ صلوٰۃ وسلام سلطان منصور بن الاشرف کے زمانہ میں بھی پڑھا گیا ۔
(سیرت حلبیہ ص۱۱۰ ج ۲ باب بدء الاذان)

(۲) سلطان صلاح الدین ایوبی کے دور میں بھی پڑھا گیا ۔ اور علماء امت نے اس کو اچھا کام فرمایا ہے ۔ (القول البدیع ص۱۹۲)

(۳) متوکل علی اللہ کے دور میں بھی پڑھا جاتا تھا ۔
(تاریخ الخلفا ص۳۷۸)

معلوم ہوا کہ زمانہ قدیم سے اہل اسلام اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھتے آئے ہیں اور علماء حق نے اس مبارک فعل کو سراہا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ محبت و عقیدت سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

Scanned with CamScanner

سلام بحضور فخر موجودات تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام   شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود   فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام
خلق کے دادرس سب کے فریادرس   کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام
جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں   اُس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام
وصف جس کا ہے آئینہ حق نماء   اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے   اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا   اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں   ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے   اُس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں   اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جن کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں   اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا   موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کو بار دو عالم کی پرواہ نہیں   ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ   مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درود و سلام
اور
ذکر بعد نماز

مصنف

مولانا الحاج قاری محمد جعفر ضیاء القادری

ناظم اعلیٰ

جامعہ محمدیہ نوریہ انوار القرآن محمود شہید روڈ گلی نمبر ۵

خادم کالونی شاہدرہ لاہور ۳۵